REGIS TERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS
FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

هفت روزه
بدر
قادیان

جلد ـ ۲۱
ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شمارہ ـ ۲۹
شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN

۱۷ر جمادی الثانی ۱۳۹۳ ہجری | ۱۹ر وفا ۱۳۵۲ ہش | ۱۹ر جولائی ۱۹۷۳ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۷ر وفا (جولائی) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۷ر وفا (جولائی) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ آجکل جنوبی ہند کے تبلیغی دورہ پر ہیں۔ تازہ آمدہ اطلاع کے مطابق محترم صاحبزادہ صاحب مورخہ ۸ر وفا حیدر آباد سے یادگیر تشریف لے گئے اور رنبا پور، دیودرگ وغیرہ جماعتوں کا دورہ کر کے مورخہ ۱۳ر وفا کو حیدر آباد واپس تشریف لے آئے اور ۱۵ یا ۱۶ر وفا کو بنگلور، مدراس وغیرہ کے دورہ کا ارادہ رکھتے تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آنمحترم کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

قادیان ۱۷ر وفا (جولائی) مورخہ ۱۲ر وفا ماریشس کے دو طالب علم قادیان میں مقامات مقدسہ کی [illegible]

توکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام

قادیان میں ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں روحانی مجالس کا انعقاد

مجوزہ عنوانات پر علماء سلسلہ کی پُر لطف تقاریر

رپورٹ مرتبہ ـ جاوید اقبال اختر

قادیان ۱۵ر وفا (جولائی)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو آج سے تین سال قبل قرآن حکیم کی پُر حکمت تعلیمات اور روحانی نکات سے واقف و آگاہ رکھنے کے لئے تعلیم القرآن کلاسز جاری کرنے کا ارشاد فرمایا تو ساتھ ہی سال میں ایک ہفتہ "ہفتۂ قرآن" منانے کی تحریک فرمائی تا وہ انوار قرآنی جو اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوئے ان سے یہ زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اپنے دل کو منور کر سکے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اور آپ کی جاری کردہ اس بابرکت اور روح پرور تحریک کو تازگی اور رعنائی بخشنے کے لئے آپ کے ارشاد کی تعمیل میں گذشتہ سال کی طرح امسال بھی نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان نے جماعتوں میں اپنی اپنی جگہ مورخہ ۸ر تا ۱۵ر وفا (جولائی) ہفتہ قرآن مجید منانے کا اعلان کیا۔ اور توکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام اس اعلان کی تعمیل میں اس مبارک ہفتہ کو اس کے شایان شان منانے کا پروگرام مرتب کیا گیا۔ اور ان روحانی مجالس کا انعقاد بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں محترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی زیر صدارت عمل میں آتا رہا۔ روزانہ باوجود شدید گرمی کے کثیر تعداد میں احباب ذوق و شوق کے ساتھ شریک ہوتے رہے اور پردہ کی رعایت سے مستورات بھی مستفید ہوتی رہیں۔

مورخہ ۸ر وفا (جولائی) مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عشاء پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ عزیز عنایت [illegible] صاحب متعلم جامعہ احمدیہ کی تلاوت کلام پاک کے بعد مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے قرآن مجید کے فضائل کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن مجید کی بے شمار فضیلتوں میں سے سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ یہ تمام دنیا کے لئے اور ہدایت یافتہ لوگوں کو مزید ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے نازل ہوا ہے۔ مکرم غوری صاحب نے مختلف آیات قرآنیہ سے قرآن کے فضائل کا انتخاب کر کے تقریر ختم کی۔

دوسرا اجلاس مورخہ [illegible] وفا کو عزیز [illegible] الدین ابن سیٹھ محمد دین صاحب [illegible] کی تلاوت سے شروع ہوا۔ مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے والدین کی اطاعت از روئے قرآن کریم کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم خادم صاحب نے سورۃ بنی اسرائیل کا رکوع وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا تلاوت کر کے اس کی مؤثر رنگ میں تشریح اور اطاعت والدین کے موضوع پر روشنی ڈالی۔

تیسرا اجلاس مورخہ [illegible] وفا کو عزیز مظہر احمد طاہر کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ عزیزم مولوی منیر احمد صاحب خادم متعلم جامعہ احمدیہ نے حصول تقویٰ کے ذرائع از روئے قرآن کریم کے عنوان پر ایک مدلل تقریر کی۔ مقرر موصوف نے تقویٰ کی جامع تعریف بتانے کے بعد سورہ بقرہ کے ابتدائی رکوع اور دیگر آیات قرآنیہ پیش کر کے اپنے مضمون کو احسن رنگ میں واضح کیا۔

چوتھا اجلاس مورخہ ۱۱ر وفا کو منعقد ہوا جس میں عزیز عبد اللطیف صاحب مالاباری کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ناصر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے قرآن کریم کی رو سے قیامت کے ثبوت کے عنوان پر تقریر کی۔ مقرر موصوف نے مختلف آئمہ سلف اور تاریخی رنگ میں قیامت کے ثبوت کو پیش کیا اور قیامت کی ہولناکی بیان کی اور اس کے لئے ہر مومن کو پوری تیاری کرنے کی تلقین کرتے ہوئے احسن اعمال بجا لانے کی تلقین کی۔ مقرر کی تقریر کے بعد صدر مجلس نے بھی مختصر رنگ میں قیامت کے ثبوت کے جامع دلائل سورۃ قیامت کی ابتدائی آیات سے اور دوسری آیات سے بیان کئے۔ اور بتایا کہ موجودہ زمانہ کا سارا بگاڑ اور فساد اللہ پر ایمان اور آخرت سے بے خوفی کا نتیجہ ہے یہ دونوں چیزیں دلوں میں پیدا ہو جائیں تو دنیا کی جلد اصلاح ہو جائے۔ آپ نے واضح کیا کہ انہی دو بڑی باتوں کی طرف ساری دنیا کو توجہ دلانے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت عمل میں آئی ہے اور ہر نبی اپنے اپنے وقت میں انہی کی طرف اپنے مخاطبین کو متوجہ کرتا ہے۔

پانچواں اجلاس مورخہ ۱۲ر وفا حسب پروگرام منعقد ہوا۔ مکرم ایم۔ پی احمد صاحب مالاباری نے تلاوت قرآن کریم کی اور مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل مبلغ سلسلہ نے قرآن کریم میں منافق کی علامات کے موضوع پر تقریر کی جس میں سورہ بقرہ کے دوسرے رکوع اور سورت توبہ، سورۃ منافقون کی متعلقہ آیات سے بعض ایسی واضح علامات کی نشان دہی کی جو منافقوں میں پائی جاتی ہیں۔ اور واضح کیا کہ ایسے منافقین اسلام کے صدر اول میں کفار کے ساتھ مل کر کس طرح اسلام کو نقصان پہنچانے کی بھرپور کوشش کی مگر وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ فاضل مقرر نے متنبہ کیا کہ منافق ہر زمانہ میں اپنا کام کرتا ہے اسلئے تمام مومنوں کو ان کی ریشہ دوانیوں سے پورے طور پر چوکس رہنے کی ضرورت ہے اسی لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی جماعت کو سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات یاد رکھنے کی تحریک فرمائی ہے۔ احمدیہ جماعت ہمیشہ ایسے عنصر سے ہوشیار رہے۔

مورخہ ۱۳ر وفا کو خرابی موسم کے باعث اجلاس ملتوی رہا۔ ہفتہ قرآن کریم کا آخری اجلاس حسب سابق محترم مولانا محمد حفیظ صاحب [illegible] ہی کی زیر صدارت مسجد اقصیٰ میں بعد نماز [illegible]

(باقی صفحہ نمبر ۱۱ پر)

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۹ر وفا ۱۳۵۲ ہش

عالم اسلام کا انفعالی بحران

اور

اس کا صحیح علاج!

(۱)

عالم اسلام اس وقت جس زبردست انفعالی بحران سے دوچار ہے اس کی کسی قدر فکر انگیز تفصیل اسی پرچہ میں دوسری جگہ شائع کئے جا رہے ایک جامع نوٹ سے ملتی ہے جو محترم مولانا نار قلیط صاحب سابق چیف ایڈیٹر روزنامہ الجمعیتہ دہلی نے قلمبند فرمایا اور ہفت روزہ صدق جدید مجریہ ۶ر جولائی ۱۹۷۳ء میں بعنوان "عالم اسلام کا انفعالی بحران" شائع ہوا (قارئین کرام دوسری جگہ یہ نوٹ ضرور مطالعہ فرمائیں)

حقیقت یہ ہے کہ موجودہ وقت میں مسلمانوں کی بے عملی بے حسی بلکہ بے حمیتی کو دیکھ کر نہ صرف مولانا نار قلیط صاحب ہی بلکہ ہر اسلام پسند دل سخت ملول ہوتا ہے اور ہر سوچنے والا دماغ نہایت درجہ ذہنی کوفت محسوس کرتا ہے۔ نامور موصوف ہمارے بہترین شکریہ کے مستحق ہیں کہ ان قلبی احساسات اور ذہنی کوفت کو پوری جامعیت کے ساتھ معرض قرطاس پر لے آئے ہیں اس طرح موصوف نے اس اہم مسئلہ کے مثبت پہلوؤں پر بھی خواہ اسلام کو سنجیدگی سے غور و فکر کی دعوت دی ہے ---!!

تعجب ہے کہ مولانا دریابادی صاحب نے موصوف کا اہم سوال مع پوری تفصیل کے اپنے موقر جریدہ میں شائع تو فرما دیا مگر اپنے جواب بالصواب یا مولانا نار قلیط صاحب کی خواہش کے مطابق عالم اسلام کے اس انفعالی بحران کی نہ تو توجیہ فرمائی اور اس سے رستگاری کی سبیل نکالی اور نہ ہی کوئی ایسا اشارہ ہی دیا کہ کس وقت وہ ایسا کرنے والے ہیں --- صاحب موصوف کی طرف سے بالعموم منتظرہ کے باوجود چونکہ ایسی ہی صورت حال کے وقت جو اس وقت عالم اسلام کو درپیش ہے جماعت احمدیہ ایک واضح موقف رکھتی ہے اس لئے ضروری سمجھتے ہیں کہ اس مسئلہ پر ہم بھی اپنا نقطہ نظر پیش کریں۔

جو صورت حال اس فکر انگیز سوال میں واضح کی گئی ہے اس کا مختصر اور دو ٹوک جواب تو یہی ہے کہ اس وقت مسلمان جادہ حق سے بھٹک گئے۔ رواج اسلام سے نا آشنا صرف نام کے مسلمان ہیں۔ پھر ان مسلمان کہلانے والوں میں سے بھی ایک حصہ تو زمانہ کی رو میں بہہ کر اسلامی شعائر سے بے نیاز ہو بیٹھا ہے۔ اسلامی عبادات اور تعلیمات کا پابند کر لینے کا تو سوال ہی نہیں۔ جبکہ دوسرے حصہ کا ڈیل ڈول اور چہرہ مہرہ اگرچہ مسلمانی ہے وہ ایک حد تک عبادات بھی بجا لاتا ہے اور تعلیمات اسلامی کو مشعل راہ بنانے کا دم بھی بھرتا ہے۔ مگر دل دونوں کے ہی حقیقی اور زندہ ایمان سے ایسے ہی خالی ہیں جس طرح کبوتر کے اڑ جانے سے گھونسلا خالی پڑا ہو ---!! اس میں نہ کوئی مبالغہ ہے نہ غلط بیانی۔

اس صورت حال میں اگر کوئی دردمند دل ان مسلمانوں کی بے عملی بے حمیتی اور بے حسی پر ملول ہو اور نتیجۃً شکایت یہ کرے کہ آج کے مسلمان دوسروں پر اثر انداز ہونے کی بجائے قدم قدم پر بیرونی دنیا سے متاثر ہوتے جا رہے ہیں۔ اور ان کے اس انفعالی بحران کا مداوا [illegible] تو اس کی شکایت کو غلطی پر کہا جا سکتا ہے اور نہ اس سوال کا جواب [illegible] طویل ہے۔ بس رہی دو لفظی جواب [illegible] جب مسلمان مسلمان ہی نہ رہے تو ان [illegible] نتائج کا نکلنا کوئی تعجب انگیز بات نہیں۔ [illegible] تعجب تو اس بات پر ہونا چاہیے کہ [illegible] بحران سے نکالنے کے لئے علماء [illegible] کیوں میدان میں نہیں نکلتے [illegible] بہترین [illegible] اس گتھی کو سلجھانے کے لئے نہ صرف کیوں نہیں کرتے۔ کہنے والا کہہ سکتا ہے علماء تو اپنی ہمت کے مطابق لگے ہی ہوتے ہیں انہیں بے کار بتانا ہی نا انصافی ہے مگر ہمارا سوال پھر بھی لاینحل ہمارا رہے گا۔ اسلئے کہ باوجود علماء کی ایسی محنت شاقہ کے ملت کی حالت بجائے سدھرنے کے دن بدن بگڑتی کیوں جاتی ہے۔ محترم مولانا نار قلیط نے جو باتیں لکھی ہیں علماء کی محنت شاقہ کے باوجود ان میں سے کسی بات پر آج تک کیوں قابو نہ پایا جا سکا اور ملت کی کشتی تا الحال اس خطرناک بھنور میں کیوں پھنسی چلی آ رہی ہے کیا ایسا تو نہیں کہ وہ روحانی مرض جو اس وقت مسلمانوں کو لاحق حال ہے علماء کے بس کا نہیں رہا۔

آیئے محترم مولانا صاحب کی بیان کردہ سوالیہ باتوں کا حقیقت پسندی کی نگاہ سے جائزہ لیں اور اللہ اور اس کے پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کی روشنی میں مشکل سے رستگاری کی سبیل پر غور و فکر کریں۔ سوال کیا گیا کہ ملت دوسروں پر اثر انداز ہونے کی بجائے خود دوسروں سے متاثر ہو رہی ہے؟ اس کا صحیح جواب صحابہ [illegible] کی زندگیوں کا بغور مطالعہ کرنے سے مل سکتا ہے۔ عقیدے کی پختگی اور دل میں ایمان کی حلاوت دوسروں پر ہمیشہ اثر انداز رہی ہے۔ یہ تاثیر عجیب اس وقت بھی جلوہ گر رہی جب بالکل ابتدائی مکی زندگی میں مسلمانوں کا ہر طرف سے قافیہ تنگ کیا جا رہا تھا۔ اور ظلم و تعدی کا ہر حربہ آزمانے میں کوئی کسر باقی نہ رہی تھی۔ غور فرمایئے اس وحشتناک صورت حال میں وہ کونسی چیز تھی جو اندر ہی اندر اسلام کے لئے دلوں کی زمین کو ہموار کرتی چلی گئی اور باوجود دشمن کے جور و جفا کا نشانہ بننے کے غیر مذاہب اسلام پر غیروں کی بات مطلقاً اثر انداز نہ ہو سکتی تھی؟

بھائیو! دوسروں کا برا اثر قبول کر لینا ہی دلیل ہے اس بات کی کہ اثر قبول کر لینے والے کا اپنا عقیدہ اور ایمان متزلزل ہو چکا ہے۔ اس وقت مسلمانوں کے بارہ میں بڑے المیہ کی اصل وجہ یہی ہے کہ ان لوگوں کے ایمانوں کی عمارت بنیاد ہی سے متزلزل ہو گئی۔ بعد ازاں جب اسلام پر ان کی وہ پختگی نہ رہی تب غیروں سے متاثر ہونے کی طرف ابتدائی قدم اٹھا اور انتہا یہ ہوئی کہ اسلام کے داعی کہلاتے ہوئے بقول مولانا نار قلیط صاحب اسلام کی تعلیمات کو ناقص اور قابل اصلاح و ترمیم بتانے لگے ---!!

اس وقت مسلمان نام کے تو مسلمان ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کے پاس اسلامی ذہن ہی نہیں۔ صحیح معنوں میں مسلمان تو وہ ہے جو بمطابق آیت کریمہ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن (اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں رکھ دے اسلام ہے) لگا دے۔ اور یہ احساس اس قدر اس کے رگ و پے میں سرایت کر جائے کہ اس کا انداز فکر بھی بس اسلامی ہی ہو جائے۔ عالم اسلام کے موجودہ انفعالی بحران کو نا قابل فہم قرار دینے والے نہیں دیکھتے کہ یہاں تو سرے سے اسلامی ذہن ہی مفقود ہے۔ پھر ان لوگوں کے بارہ میں غیروں سے متاثر ہوتے چلے جانے کا شکوہ ہی کیسا؟ علامہ اقبال نے اسی لئے تو کہا تھا ؎

شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود

پس عالم اسلام کو اس انفعالی بحران سے نکالنے کے لئے اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ سب سے پہلے نام کے مسلمانوں کے دلوں میں ایمانی حرارت پیدا کی جائے۔ ہم ان کالموں میں بارہا اس بات کا اعادہ کر چکے ہیں اور کرتے رہیں گے کہ یہی وہ قیمتی متاع ہے جو افراد ملت کے دلوں سے کٹ جانے اور بمطابق حدیث نبوی ثریا ستارے پر چلے جانے کے بعد مسیح موعود و مہدی معہود کے ذریعہ واپس لوٹائی جانی مقدر ربانی تھی ہے۔ اگر اس فقرہ کو پوری توجہ کے ساتھ پڑھ کر لیا گیا ہوتا تو آج مولانا نار قلیط کو ہرگز یہ نہ کہنا پڑتا کہ

"عالم اسلام کے وجدان سے انتم الاعلون کا نقش قریب قریب مٹ چکا ہے"

غور فرمایئے اس آیت کریمہ میں خدا تعالیٰ نے عالم اسلام کی سربلندی بشرط [illegible] ان کنتم مومنین کی شرط سے مشروط کیا ہوا ہے۔ یقیناً جب تک اس شرط کو پورا نہیں کیا جاتا۔ باوجود بڑی تمنائیں دل میں رکھنے کے انتم الاعلون کا جلوہ دیکھنا ہرگز نصیب نہ ہو گا۔ بڑی مشکل تو یہی ہے کہ آج کا پڑھا لکھا مسلمان سے لے کر بڑے عالم فاضل علماء تک اس بنیادی حقیقت سے صرف نظر کر رہے ہیں۔ حالانکہ تمام تر غلطی کا سرا اسی جگہ ہے۔ [illegible] اسی سے ملت کی کایا پلٹ سکتی ہے اور چلنے والی [illegible] خائنین اسی اہم نقطہ سے

ربوہ میں جدید پریس کی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھنے کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا ایمان افروز خطاب

ہمارا عزم اور ارادہ ہے کہ دُنیا کے ہر انسان کے ہاتھ میں قرآنِ کریم کا متن، ترجمہ اور تفسیر پہنچا دیں

یہ بڑا عظیم اور مشکل کام ہے دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے

فرمودہ ۱۸ رتبلیغ ۱۳۵۲ ہش مطابق ۱۸ر فروری ۱۹۷۳ء

مورخہ ۱۸ رتبلیغ ۱۳۵۲ ہش مطابق ۱۸ر فروری ۱۹۷۳ء گیارہ بجے ... سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جدید پریس کی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھنے کے موقع پر جو تقریر فرمائی تھی اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امتِ مسلمہ کو یہ بشارت دی تھی کہ آخری زمانہ میں آپ کا ایک

محبوب ترین روحانی فرزند

مہدی معہود علیہ السلام مبعوث ہوگا۔ وہ امت کا ایک فرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عاشقِ صادق اور آپ کا محبوب ترین روحانی فرزند دُنیا کو اس قدر خزائن دے گا کہ لینے والے لیتے لیتے تھک جائیں گے، مگر ان خزائن میں کمی نہ آئے گی۔ چنانچہ دنیا دار نگاہ نے مہدی معہود علیہ السلام کے ہاتھوں میں دُنیا کے زر و جواہر دیکھنے کی خواہش کی لیکن روحانی بینائی رکھنے والوں نے پہلے دن ہی سے یہ سمجھ لیا تھا کہ مہدی معہود علیہ السلام نے جو خزائن دُنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں وہ مادی خزائن نہیں بلکہ روحانی خزائن ہیں۔ جن کی کثرت جن کی وسعت اور جن کی گہرائی کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا گویا بعثت مہدی معہود علیہ السلام کی ایک ہی غرض ہے اور وہ قرآن کریم کے خزائن کو بنی نوع انسان کے ہاتھوں تک پہنچانا ہے

اشاعتِ قرآن کے سلسلہ میں

تین مرحلے

آتے ہیں۔ ... یہ کہ متنِ قرآن کریم کو ہر مسلمان کے ہاتھ میں پہنچا دیا جائے۔ یہی نہیں بلکہ متن قرآنِ عظیم کو دُنیا کے ہر انسان کے ہاتھوں تک پہنچا دیا جائے۔ اگر امتِ محمدیہ کے افراد کو اس نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان میں جہاں مذہب کے معاملہ میں کافی بیداری پائی جاتی ہے یہاں بھی بمشکل دس فی صدی مسلمان ایسے ہوں گے جن کے پاس قرآن عظیم کا متن موجود ہوگا اس لئے مہدی معہود علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کی پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ ایسا انتظام کریں کہ ہر مسلمان کے پاس قرآن عظیم کا متن موجود ہو۔ اس نقطۂ نگاہ سے ... لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس کے ساتھ طباعت ہو اور قرآن کو تجارتی ... نہ کیا جائے بلکہ ایک روحانی جذبہ کے ماتحت اس کی اشاعت ہو۔ یہ روحانی جذبہ ہمارے نزدیک صرف جماعت احمدیہ میں پایا جاتا ہے۔

دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ ہر قوم اور ہر ملک کی زبان میں کیا جائے تاکہ دُنیا کے ہر خطہ کے لوگوں تک قرآن کریم کو اس کے معنے و مفہوم کے ساتھ پہنچایا جائے۔ دُنیا میں اس وقت ... زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اکثر ایسی زبانیں ہیں جن کی طباعت ہوتی ہے بعض ایسی زبانیں ہیں جن کی طباعت بھی نہیں ہوتی۔

... سفر لیو کے دورہ میں

ہم نے خود مشاہدہ کیا کہ وہاں ایک ایسی زبان ... بولی جاتی ہے لیکن لکھی نہیں جاتی اس لئے اس زبان میں کتب موجود نہیں۔ چونکہ ہم نے ہر زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنا ہے اس لئے ہم اس وقت کو دور کرنے کے لئے ان کے حروف بنائیں گے پھر ان الفاظ کی شکل دیں گے اور پھر ہم اس کی طباعت کریں گے۔ قرآن کریم کا ترجمہ اس زبان میں بھی شائع کریں گے جو اس وقت بولی جاتی ہے لیکن لکھی نہیں جاتی۔

تیسرا مرحلہ یہ ہے کہ جو لوگ بار بار قرآن کریم کا متن پڑھنے لگ جائیں اور اس کا ترجمہ سیکھنے لگیں، چاہئیں ان کو ہم قرآنِ عظیم کی تفسیر سے روشناس کرائیں۔ تفسیر کی طباعت ہو۔ ہر زبان میں ... ہر ملک کے لئے ہو۔ ہر قوم کے لئے ہو۔ ہر طبقے کے لئے ہو۔ یہ بڑا عظیم کام ہے۔ یہ بہت وسیع کام ہے۔ یہ بڑا مشکل کام ہے۔ لیکن یہ وہ کام ہے جس کے کرنے کے لئے مہدی معہود علیہ السلام کو مبعوث کیا گیا ہے یہ کام اللہ تعالیٰ کی منشاء اور توفیق سے جماعت احمدیہ نے کرنا ہے۔

میں سمجھتا ہوں

ہمارے لئے ایک وقت تک ذہنی کاموں کی طرف توجہ دینا ضروری تھی۔ ایک بنیاد کا قائم کرنا ضروری تھا وہ بنیاد رکھی جا چکی ہے اب اس بنیاد پر اس کام کی وسیع عظیم الشان عمارت کے کھڑا کرنے کا وقت آ گیا ہے جس کے سایہ میں جس کی چھت تلے بیٹھ کر لوگ ان کو اکٹھا کیا جاتا ہے۔ اس کی بنیاد ہم نے چھوٹے پیمانہ پر تجربہ کیا ہر دوسرے ... ہم نے قرآن کریم کے متن اس کے ترجمہ اور اس کی تفسیر کو چھپوایا ہے۔ اس سے ہم نے تجربہ حاصل کیا۔ اس سے ہم نے علم حاصل کیا۔ چنانچہ اس تجربہ کے نتیجہ میں آج ہم علیٰ وجہ البصیرت اس موقف پر قائم ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کے دلوں میں قرآن کریم کی گرمی کو قائم رکھے تو انشاء اللہ اگلے پچاس سال میں ہم اپنے کام کا ایک بڑا حصہ مکمل کر چکے ہوں گے۔

ایک اہم کام

کی ابتداء کی جا رہی ہے اور وہ اپنے ایک جدید اور بہت بڑی قسم کے چھاپہ خانے کی ابتداء ہے جس کی عمارت کا سنگِ بنیاد اس وقت رکھا جائے گا۔ اگر ہمارے اپنے چھاپہ خانے ہوں تو ہمیں قرآن کریم ایک جو تہائی خرچ پر یا بعض حالات میں نصف پر میسر آ سکتا ہے۔

غرض یہ عمارت جس کی بنیاد آج رکھی جائے گی یہ ابتداء ہے۔ اس لحاظ سے بھی یہ ابتداء ہے کہ ہمیں مرکز میں اس سے بھی بہت بڑے مطبع کی ضرورت ہے لیکن ابتداء ہو جائے خدا تعالیٰ نے چاہا تو اسی کے فضل اور اسی کی رحمت سے ایک دن ہماری انتہائی خواہش بھی پوری ہو جائے گی۔ تاہم مرکزِ احمدیت میں صرف ایک مطبع سے ہمارا کام نہیں چلے گا۔ یہ تو ایک اصل اور جڑ ہے جو اس باغ میں لگائی جا رہی ہے جس کو چھاپہ خانوں کا باغ کہا جا سکتا ہے۔ پھر پاکستان میں دوسری جگہوں پر بھی بڑے بڑے چھاپے خانے بن جائیں گے۔ پھر دُنیا کے ہر ملک میں ایسے چھاپے خانے ہماری ملکیت اور ہماری ... چلنے والے ہوں گے جہاں قرآن کریم اور اس کے ترجمہ اور تفسیر کی طباعت کا کام ہو رہا ہو گا تاکہ ساری دُنیا کے ہاتھ میں قرآن عظیم اپنے متن کے اعتبار سے بھی ترجمہ کے لحاظ سے بھی پہنچ جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کے سامنے جو روحانی خزائن پیش کئے ہیں ان کی عظمت کا اندازہ لگانا آج انسان کے لئے مشکل ہے

اس لئے کہ ایک تو ہم نے ان کے ہاتھوں تک وہ علوم روحانی پہنچائے نہیں اور دوسرے اس لئے بھی کہ ابھی اُن کو ان روحانی خزائن کی قدر و قیمت کا احساس نہیں ہوا۔ یہ احساس بھی ہم نے پیدا کرنا ہے۔ اور اس کے لئے انتہائی قربانیاں بھی ہم نے دینی ہیں۔

جماعت احمدیہ کا فرض

ہے اور یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم نسلاً بعد نسل قربانیاں دیتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے یہ ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی ہے اس کا ثواب عظیم ہے اس کے نتیجہ میں حضرت خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ السلام کے اور ہمارے رب کریم کی خوشنودی اور رضا اور پیار حاصل ہوتا ہے۔

پس یہ ایک بڑا عظیم کام ہے جس کی ابتداء آج ایک چھوٹے پیمانے پر ہو رہی ہے۔ اس وقت مطبع کا سنگ بنیاد رکھا جائے گا۔ میں نے منتظمین کو تاکید کی ہے اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ وہ وعدہ کے مطابق آئندہ جلسہ سالانہ سے قبل اس عمارت کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اسی طرح میری یہ بھی دُعا ہے اور میں اپنے رب کریم کے فضل سے اُمید رکھتا ہوں کہ اس سے کہیں قبل اس کے بعض ایسے حصے مکمل ہو جائیں گے جن سے ہم کام شروع کر دیں گے کیونکہ جماعت کا کام مختلف مراحل میں سے گذرتا ہے۔ اس لئے اس چھوٹی سی عمارت میں جس کا اعلان کیا گیا ہے اور جس کا رقبہ چند سو فٹ ہے ہم کام شروع کر سکتے ہیں۔ پھر اگلے سال تک عمارت کے لحاظ اس چھوٹے سے مطبع میں کام پورے طور پر شروع ہو جائے گا۔

انسان کی تدبیر

کے راستے میں اس کی ہمت اور اس کے عزم کا امتحان لینے کیلئے بعض روکیں کھڑی کی جاتی ہیں۔ چنانچہ ہمارے اس منصوبہ کی راہ میں بھی بعض روکیں پیدا ہو چکی ہیں۔ مثلاً جب میں نے اللہ تعالیٰ کے مطابق اس پریس کا منصوبہ بنایا تھا۔ اُس وقت ہمارے ملک کے سکہ کی قیمت کے لحاظ سے انگلستان سے پریس کی جو مشینری منگوانی جانی تھی جس میں فوٹو گرافی بھی شامل تھی۔ گویا ہر لحاظ سے ایک مکمل تھا۔ اس کی قیمت قریباً پچانوے ہزار پونڈ یعنی دس لاکھ روپے تھی لیکن بعد میں اقتصادی حالات کے دباؤ کے ماتحت اور اپنے ملک کے حالات سے حکومت وقت کو عالمی حقائق کے پیشِ نظر اپنے سکہ کی قیمت کم کرنا پڑی۔ چنانچہ

پریس کی قیمت

پہلے دس لاکھ روپے تھی۔ اب وہ چھبیس سے تیس لاکھ روپے تک پہنچ گئی۔ اس وقت دس لاکھ کے مطابق تو انتظام ہو سکتا تھا اور اب بھی ہو سکتا ہے لیکن پاکستانی سکہ کی قیمت کم ہونے کی وجہ سے پریس کی قیمت میں جو اضافہ ہوا یعنی اڑھائی گنا یا اس سے بھی کچھ زیادہ۔ اس کی وجہ سے ہمیں مجبوراً اپنے منصوبہ کو بدلنا پڑا۔ اب کام شروع کرنے کے لئے کچھ سامان پاکستان سے خرید جائے گا اور کچھ سامان درآمدی لائسنس لے کر باہر سے منگوایا جائے گا۔ اور کچھ سامان بیرونی جماعتوں کی طرف سے تحفۃً آجائے گا۔ میں بڑی دُعائیں کر رہا ہوں۔ دوست بھی بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بیرون پاکستان کی جماعتوں کو توفیق عطا فرمائے۔ اُن کی طرف سے کچھ سامان اس سال تو نہیں لیکن انشاء اللہ اگلے سال ہمیں مل جائے گا۔ اور پھر یہ پریس مکمل ہو جائے گا۔

اس وقت ہم نے جو قرآن کریم چھپوائے ہیں ان کی طباعت کے سلسلہ میں ہم نے بڑی کوفت اُٹھائی۔ ہمیں بڑی تگ و دو کرنی پڑی۔ تاہم اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ بہت جلد چھپ گئے۔ ایک مہینے میں تراجم شائع ہو گئے۔ لیکن اس پریس کی تکمیل کے بعد ایک دن میں انشاء اللہ بیس ہزار کی تعداد میں قرآن کریم چھپ سکیں گے۔ یہ تعداد بھی کم ہے

ہمارا جو مطمح نظر ہے اور مقصود ہے وہ ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیئے۔ ہم نے

پاکستان کے ہر شہری کے ہاتھ میں

قرآن کریم کا متن، ترجمہ اور تفسیر پہنچانا ہے۔ یہی کام کوئی معمولی کام نہیں ہے چہ جائیکہ ساری دنیا کے ہر انسان کے ہاتھ قرآن عظیم مترجم پہنچانا یہ تو اس سے بھی زیادہ عظیم الشان کام ہے۔ لیکن وہ وقت آتا ہے اور خدا کے فضل سے وہ وقت ضرور آئے گا جب ایک ایک دن میں بیس بیس لاکھ قرآن کریم کی کاپیاں شائع ہوا کریں گی اور وہ بنی نوع انسان کی پیاس کو بجھانے اور روحانی سیرابی کا سامان پیدا کریں گی۔

پس آج ہم دُعاؤں کے ساتھ اس کام کو شروع کر رہے ہیں اور دُعاؤں کے ساتھ اس کو جاری رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت اس منصوبہ کو کامیابی کی انتہاء تک پہنچائے گی۔ کیونکہ وہ ہمارا رب ہمارا محبوب، ہمارا آقا، ہمارا رب کریم اور رحیم سب سے بڑا پیار کرنے والا خدا ہے۔ وہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مشن کو کامیاب کرنے کا منصوبہ بنا چکا ہے اس کے راستے میں دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں بن سکتی۔

غرض ہم دُعا کے ساتھ اس

مجوزہ پریس کی عمارت

کی ابتدائی اینٹیں رکھیں گے۔ میں ہاتھ اُٹھا کر بھی دُعا کروں گا۔ اینٹیں رکھنے اور رکھوانے کے وقت بھی دُعا میں مشغول ہوں گا۔ دوست بھی دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس محبوب کام کو کامیابی کی انتہاء تک پہنچائے۔ یہ خدا کا کام ہے یہ تو ہو کر رہے گا۔ خدا کرے کہ ہمارے ذریعہ یہ کام ہو اور ہماری زندگیوں میں یہ بہت حد تک کامیابی کی منازل طے کر جائے۔ پس دوست دُعائیں کریں

بہت دُعائیں کریں

اب بھی کریں بعد میں بھی کریں۔ یہاں جو حاضر ہیں وہ بھی دعائیں کریں اور جن احباب تک بعد میں یہ اطلاع پہنچے وہ بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ پر کامل توکل رکھیں۔ اس کی ذات پر کامل بھروسہ رکھیں اس منصوبہ میں جو بھی روکیں پیدا ہو چکی ہیں یا پیدا ہوں گی وہ عارضی ہوں گی، یہ اندھیروں کے بادل ایک دن ضرور چھٹ جائیں گے اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نور جو کہ نور السمٰوٰت والارض سے حاصل کردہ نور ہے، وہ ساری دنیا کو منور کر دے گا۔ آؤ اب دُعا کریں۔

اجتماعی دُعا کے بعد سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنے دست مبارک سے تین بنیادی اینٹیں نصب فرمائیں۔ حضور کے بعد دیگر اصحاب نے ایک ایک اینٹ رکھی اور اس کے بعد یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی بابرکت تحریک

وعدوں کی ادائیگی کے لئے آخری میعاد اکتوبر ۱۹۷۳ء تک ہے

جماعت کے جن احباب نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی بابرکت تحریک میں حصے فرمائے تھے ان میں سے بعض کو تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے توفیق عطا فرمائی اور انہوں نے اپنے وعدے پورے کر دیئے۔ یا تو ابتداء میں ہی ادا فرما دیئے تھے یا گذشتہ دو سالوں کے اندر ادا فرما دیئے تھے۔ لیکن بعض احباب ایسے ہیں جن کے ذمہ جزوی طور پر وعدہ کی رقم باقی ہے یا کلی طور پر۔ ایسے تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ابھی سے ان وعدوں کی ادائیگی کیلئے فکر کریں۔ کیونکہ ان وعدوں کی میعاد اکتوبر ۱۹۷۳ء میں ختم ہو رہی ہے۔ (ناظر بیت المال آمد

جماعت احمدیہ حیدرآباد کے زیرِ اہتمام احمدیہ جوبلی ہال میں

انسانیت پر مذاہب کے احسانات

ایک سیمینار

پُر مغز تقاریر ہوئیں آندھرا پردیش کے ایک ممتاز لیڈر ڈاکٹر چناریڈی کی شرکت

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نزیل حیدرآباد

مورخہ یکم جولائی ۷۳ء بعد نماز مغرب احمدیہ جوبلی ہال میں وسیع پیمانہ پر ایک سیمینار بعنوان "انسانیت پر مذاہب کے احسانات" منعقد ہوا اس میں حصہ لینے کے لئے حیدرآباد کے تمام علم دوست، معززین کو جو مذاہب مختلفہ سے تعلق رکھنے والے ہیں مدعو کیا گیا تھا۔

اس اجتماع کے بارے میں تمام اُردو انگریزی اور تیلگو اخبارات میں کئی دفعہ اعلان شائع ہوا۔ اور معززین کے نام دعوت نامے روانہ کئے گئے تھے۔ اس کے علاوہ شہر بھر میں بڑے بڑے وال پوسٹروں کے ذریعہ تشہیر کی گئی۔

اس سیمنار کی کاروائی محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر قیادت خاکسار کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی عزیزم عبدالباسط کی نظم کے بعد مذکورہ عنوان پر مسٹر شہریار صاحب جو زرتشت مذہب کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہیں نے اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے سب سے پہلے داعیانِ جلسہ کا شکریہ ادا کرنے کے بعد جوبلی ہال کی تعمیر پر مبارکباد دی۔ آپ نے بتایا کہ مذاہب ایک طرزِ حیات ہیں اور اساسِ زندگی ہیں۔ انسانیت کی تکمیل صرف مذاہب سے ہی ہوتی ہے۔ ہر مذہب کی بنیادی تعلیم ایک ہے۔ یعنی توحید ہم نے مذاہب کے چھوٹے چھوٹے خانے بنا لئے ہیں اور تیرا میرا کہنا شروع کر دیا۔ اور "ہمارا" کہنا بھول گئے۔ اساس مذہب اخلاق پر منحصر ہے لامذہبیت انسان کو تباہی اور خودکشی کی طرف لے جاتی ہے۔ مذاہب کے درمیان رواداری کے ذریعہ ہی ہم آگے بڑھ سکتے ہیں۔ رواداری کا لفظ بہت بڑا مفہوم رکھتا ہے۔ یعنی جن جن باتوں میں، اتحاد و اتفاق ہو سکتا ہے۔ ان میں اتحاد کر لیں۔ اور جنمیں اختلاف رونما ہوں، ہر ایک کو اس کے اختیار کرنے کی آزادی ہے اسی کا نام رواداری ہے۔

اس کے بعد یہاں کے ایک مایہ ناز اسکالر جناب بدر الدین طیب جو سابق سفیر جاپان کی تقریر ہوئی۔ آپ نے شکریہ و مبارکباد کی پیش کرنے کے بعد بتایا کہ جب میری ابتدائی تعلیم پنجاب میں ہوئی تھی۔ اس وقت سے میں جماعت احمدیہ سے پوری طرح واقف ہوں اس کے بعد مجھے انڈونیشیا، برما جانے کا اتفاق ہوا۔ تو وہاں اس جماعت کو بہت زیادہ سرگرم پایا۔ گویا کہ یہ میرا تاثر ہے کہ جماعت احمدیہ تمام مسلمانوں میں ایک بہت بڑی اور ممتاز حیثیت کی حامل ہے۔ جماعت کا نظام اور احمدیوں کی محنت شاقہ بجا طور پر ایک بہت بڑا امتیاز ہے۔ آپ نے مختلف مذاہب کے ماننے والوں کو ایک ہی پلیٹ فارم مہیا کر کے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے اس انتظام کو بہت سراہا۔ اور بتایا کہ اس اسٹیج پر میرے ساتھ مسٹر چناریڈی میرے سیاسی حریف تشریف فرما ہیں۔ ہمارے دو الگ الگ نظریات ہیں لیکن جماعت احمدیہ نے ہم دونوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا ہے۔ اس کے بعد فاضل مقرر نے مذہب کے انسانیت پر احسانات پر روشنی ڈالی۔

مسٹر ڈاکٹر چنا ریڈی کی تقریر

آپ آندھرا پردیش کے ایک ممتاز اور مقبول سیاسی لیڈر ہیں۔ مرکزی اور ریاستی حکومتوں میں آپ وزیر رہ چکے ہیں۔ اور آجکل یہاں کے کانگرس فارم کے صدر ہیں۔

آپ نے شکریہ اور مبارکبادی پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ مجھے خوشی ہے کہ آج ایک اہم عنوان پر سیمینار کیا جا رہا ہے۔ اس عنوان کا تعلق انسانیت کے بنیادی مقصد اور اس کے حاصل کرنے کے ذرائع کے ساتھ ہے۔ ہمارے مسائل خواہ ملکی ہوں یا بین الاقوامی زمانے کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ مسائل کو حل کرنے کے طریقے بدلتے رہتے ہیں جو چیز مستقل طور پر ہمارے سامنے ہے۔ وہ مذہب اور اس کی تعلیمات ہیں۔ انسان کو دیگر مخلوقات کی نسبت اونچا مقام اس لئے ترکیب ہے کہ وہ کوشش اور ترقی کر کے خدا کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ حیاتِ انسانی کا مقصد صرف معاشی ترقی حاصل کرنے تک محدود نہیں۔ خدا نے ہر انسان کو مختلف ذمہ داریاں سپرد کر کے دنیا میں بھیجا ہے اور مرنے کے بعد ہم سے ان ذمہ داریوں کے متعلق اپنے اپنے مذہبی تعلیمات کے مطابق حساب لیا جائے گا۔

مسٹر چنا ریڈی نے سیکولرزم کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ سیکولرزم سے ہرگز لامذہبیت اور عدم ایمانی مراد نہیں ہے۔ آپ نے کہا کہ جمہوری اقدار کا تحفظ مذہب کے ذریعہ ہی کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے ملک میں سیکولرزم کے تصور کو غلط مفہوم لے لیا گیا ہے۔ اور اس کی ذمہ داری خاص کر لیڈروں پر عائد ہوتی ہے۔ ہمارے نظام تعلیم میں مذہب کو لازمی حیثیت دینا ناگزیر ہے۔ مذہب پر کاربند ہوتے ہوئے ہم ایک بہترین سوشلسٹ معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں۔

آخر میں آپ نے جوبلی ہال کی تعمیر پر مبارکبادی دیتے ہوئے کہا کہ جس رنگ میں آپ کام کر رہے ہیں وہ قابل قدر اور قابل صد ستائش ہے۔ میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ ہم سب کو مذہب کے نام پر انسانیت کو قائم رکھنے اور اُجاگر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پروفیسر عالم خوندمیری ریڈر شعبہ فلسفہ عثمانیہ یونیورسٹی نے اپنی تقریر میں کہا کہ انسانی تہذیب کے اعلیٰ نمونوں کی تعمیر میں مذہب کا نمایاں حصہ رہا ہے۔ مذہب کی اصل رُوح حسنات اور نیکیوں پر مبنی ہے۔ مذہب کی ایک متحرک طاقت بنانے کے سلسلہ میں اہل مذاہب کے رول کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام نے انسان کو روحانی اور مادی اعتبار سے بلند اور متوازن درجہ عطا فرمایا ہے۔

اس کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نائب صدر مبلغ مہاراشٹر کی تقریر تھی آپ نے اپنے مخصوص انداز میں مذہب اور ایمان کی تعریف کرنے کے بعد فرمایا کہ انسان تخلیقِ خداوندی کا ایک شاہکار ہے۔ اس لئے وہ اشرف المخلوقات کہلاتا ہے۔ انسان کے مقصدِ حیات تک پہنچنے کا جو راستہ ہے۔ اسے مذہب کہتے ہیں۔ آپ نے پیدائش انسان کے ساتھ مذہب کی ضرورت کے بارے میں دلنشین رنگ میں روشنی ڈالی۔ آپ نے واضح کیا کہ مذہب سے وہ اصول اور قوانین مُراد ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت و راہنمائی کے لئے اور ان کی پیدائش کا مقصد پورا کرنے کیلئے اپنی مرضی سے اپنے برگزیدہ بندوں پر نازل کرتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے حقوق باللہ اور حقوق بالعباد کی تشریح کرتے ہوئے موجودہ زمانہ کے بعض سماجی اور ملکی مسائل پر روشنی ڈالی۔ اور ان تمام مسائل سے عمدہ طریق پر عہدہ برا ہونے کے لئے مذاہب جو پارٹ ادا کرتے ہیں۔ اس کا ذکر فرمایا۔

خاص کر آپ نے مذہب اسلام کی خوبیوں اور تمام انسانیت پر اس کے عظیم الشان احسانات کی تشریح فرمائی۔

آخر میں آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد پر اور آپ کے مشن کے اغراض و مقاصد پر سیر حاصل بحث فرمائی۔

اس سیمنار کی آخری تقریر مکرم مولوی عبدالحیٔ صاحب فضل مبلغ حیدرآباد کی ہوئی آپ نے انسانیت کی دو شق عشق الٰہی اور شفقت علیٰ خلق اللہ پر روشنی ڈالی۔ اور اس اعتراض کا جواب دیا کہ مذہب کے ذریعہ دنیا میں بد امنی اور مختلف قسم کے فتنے و فساد ہوتے ہیں۔

اس کے بعد برادرم نعیم احمد صاحب خادم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی تقریر

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں سب سے پہلے تمام سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے نہایت صبر و تحمل اور توجہ سے تمام تقاریر سماعت فرمائیں۔

آپ نے بتایا کہ آج کے زمانہ میں دنیا کو تباہی اور ہلاکت سے بچانے کے لئے مختلف قسم کی تدبیریں سوچی جا رہی ہیں۔ اور مختلف رنگوں میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

آپ نے فلسفۂ جہاد پر نہایت سیر کُن اور مفصل بحث فرماتے ہوئے بتایا کہ مذہبی جنگوں کا نتیجہ ہمیشہ حق و صداقت کی فتح اور ظلم و تعدی کا خاتمہ ہی ہوتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے مختلف مذاہب کی طرف سے کی گئی جنگوں اور ان کے نتائج کے

ذکر فرمایا۔ اور ساتھ ہی اس اعتراض کا بہتر اور مدلل رنگ میں جواب دیا کہ مذہب کی وجہ سے دنیا میں جنگ و جدال پیدا ہوتے ہیں۔ اس طور پر آنحضرت نے فتح مکہ کے موقعہ پر کئے گئے عفو عام کے اعلان کا ذکر فرمایا۔

آپ نے آج کے اس سیمینار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مذاہب انسانیت کے نجات دہندہ ہیں۔ اور فرمایا کہ یہ مذہب ہی ہے جس نے تاتر کر کے بھٹکی ہوئی انسانیت کی راہنمائی کی اور صراط مستقیم سے آگاہ کیا۔ مذہب کی تعلیمات تمام دیگر صداقتوں سے آگے اور بلند و بالا ہے مذہب کے اصول تمام اصولوں سے نکھرے ہوئے ہیں۔ اور مذہب کی تعلیمات تمام تعلیمات سے بڑھی چڑھی اور لائق تقلید ہیں۔ روزمرہ کی زندگی میں اگر مذہب کی راہنمائی نہ ہوگی تو پھر کوئی روشنی باقی ہے ہی نہیں۔ جو راہ بتا سکے مذاہب نے قوم قوم پر یہ ثبوت پیش کر دیا ہے کہ دراصل وہی اس قابل ہیں کہ انسان اور انسانیت پر احسانات کر سکیں۔ اسی ضمن میں آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تعلیمات پیش فرمائیں آپ نے بتایا کہ مذہب ہی یگانگت سے قائم ہونے کے نتیجہ میں ساری دنیا میں امن قائم رہ سکتا ہے۔ اور تمام پیچیدہ مسائل سے دنیا نجات حاصل کر سکے گی۔ اور انسانیت کا بول بالا ہوگا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی صدارتی تقریر کے بعد مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی۔ایس۔سی نائب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک لمبی اور پُر سوز دعا فرمائی۔ اس کے ساتھ ہی اس سیمینار کا نہایت خیر و خوبی سے اختتام ہوا۔

اس سیمینار میں بھی کثیر تعداد میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے حاضر تھے۔ احمدیہ جوبلی ہال کی وسعت کے باوجود جگہ تنگ معلوم ہوتی۔ مستورات بھی پردہ کی رعایت سے کثیر تعداد میں شامل تھیں اس سیمینار کی رپورٹیں بھی سیاست، رہنمائے دکن وغیرہ اخبارات میں بہت وضاحت سے تصاویر کے ساتھ شائع ہوئیں۔ اسی طرح انگریزی اور تیلگو اخبارات نے بھی اس کی رپورٹ شائع کی۔

اس موقعہ پر احمدیہ جوبلی ہال کی عمارت رنگ برنگے قمقموں سے بقعۂ نور بنی ہوئی تھی اور ایک عجیب سماں پیدا کر رہی تھی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عمارت کو صحیح معنوں میں روحانی روشنی کا مینار بنا دے جہاں سے علم و ہدایت اور روحانی روشنی پھوٹ کر سارے علاقہ کو منور کر دے آمین

تجارتی کاروبار میں دیانت!

مکرم مولوی عبد الستار صاحب فاضل شاہد ربوہ

اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے حقوق کی ادائیگی انسان کے لئے ضروری قرار دی ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ حقوق اللہ کا تعلق انسان کی اپنی ذات کے ساتھ ہے۔ لیکن حقوق العباد کا واسطہ دوسروں کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اور ان کے ادا نہ کرنے سے دوسروں کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے لوگوں کی نگاہ میں یہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اور وہ کسی کے برا یا اچھا ہونے کا معیار اسی کو قرار دیتے ہیں۔ اگر کوئی شخص عہد کو پورا نہیں کرتا۔ قرض کو ادا نہیں کرتا۔ امانت کو واپس نہیں کرتا۔ اجرت پوری نہیں دیتا۔ سودا ناقص یا گراں فروخت کرتا ہے۔ یا کم دیتا ہے۔ یا تجارتی کاروبار میں دیانت کو مدنظر نہیں رکھتا۔ اور دوسروں سے ہر قسم کی بدمعاملگی روا رکھتا ہے۔ تو ان کو اس سے کیا غرض کہ وہ نمازیں بہت پڑھتا ہے۔ روزے بہت رکھتا ہے۔ تسبیح بہت کرتا ہے۔ وہ تو اس کی باتوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ اور انہیں مذہب کی حقیقت اور ریاکاری تصور کریں گے۔ اور یہ بھی درست ہے۔ کیونکہ حقوق اللہ کو صحیح رنگ میں ادا کرنے والا اس کے بندوں کے حقوق کس طرح غصب کر سکتا ہے یا ان کی ادائیگی میں غفلت سے کس طرح کام لے سکتا ہے؟

حقوق العباد کے بہت سے حصے ہیں۔ لیکن یہاں صرف تجارتی کاروبار میں دیانت کے متعلق بتایا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومنوں کو بار بار اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ آپس میں لین دین کے معاملات اور تجارتی امور پر ہمیشہ دیانت کو مدنظر رکھیں اور کسی شخص کا مال ناجائز طور پر حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا
تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ
بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ
تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ

(سورت نساء آیت ۳۰)

یعنی:۔ "اے ایماندارو! تم آپس میں ناجائز طور پر اپنے مال نہ کھاؤ۔ ہاں یہ جائز ہے کہ (مال کا حصول) آپس کی رضا کے ساتھ تجارت کے ذریعہ سے ہو"

دیانت کا فقدان قومی تباہی کا باعث ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے متبعین میں دیانت پیدا کرنے کیلئے اکثر وعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْكَيْلِ
وَالْمِيزَانِ إِنَّكُمْ وُلِّيتُمْ أَمْرَيْنِ
هَلَكَتْ فِيهِ الْأُمَمُ السَّابِقَةُ
قَبْلَكُمْ۔

(ترمذی کتاب البیوع باب ما جاء فی المکیال والمیزان)

ترجمہ:۔ "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماپ تول کرنے والوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تمہیں دو امور یعنی وزن اور تول کا نگران مقرر کیا گیا ہے۔ اور ان میں کمی و کوتاہی کرنے کی وجہ سے تم سے پہلی اقوام تباہ ہو گئیں۔"

چنانچہ اہل مدین ایک مشہور تجارت پیشہ قوم تھے۔ مگر ان کے کاروبار کے اخلاق سخت گندے اور پست تھے۔ اور ماپ تول میں کمی کرنا ان کا شعار تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس اخلاقی کمزوری کو دور کرنے کے لئے حضرت شعیب علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ انہوں نے اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی۔ اور اس کے ساتھ ہی فرمایا

وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ
وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرَاكُمْ
بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ
عَذَابَ يَوْمٍ مُحِيطٍ ۝
وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ
وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا
النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا
تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝

(سورت ہود آیت ۸۵-۸۶)

ترجمہ:۔

"اور ماپ تول میں کمی نہ کیا کرو میں اس وقت تمہیں اچھی حالت میں دیکھتا ہوں۔ اور (ساتھ ہی) تمہاری نسبت ایک تباہ کن دن کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔ اور اے میری قوم! تم ماپ تول کو انصاف کے ساتھ پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور فسادی بن کر زمین پر خرابی مت پھیلاؤ۔"

قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ اہل مدین میں سے سوائے ان لوگوں کے جو حضرت شعیب علیہ السلام پر ایمان لائے۔ باقی سب اپنی بددیانتی اور ظلم و ستم کی وجہ سے تباہ و برباد کر دیئے گئے۔

(سورت ہود آیت ۹۵)

سورت بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا
كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ
الْمُسْتَقِيمِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ
وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝

بنی اسرائیل

ترجمہ:۔

"جب تم کسی کو چیز ماپ کر دینے لگو تو ماپ پورا کیا کرو۔ اور جب تول کر دو تو بھی سیدھے ترازو کے ساتھ تول کر دیا کرو۔ یہ بات سب سے اچھی اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہے۔"

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس طرف متوجہ کیا ہے، کہ ماپ تول میں دیانت سے کام لینا۔ اور دوسروں کو ان کے حق کے مطابق اشیاء دینا نیک نامی بہتری اور بھلائی کا موجب بھی ہے۔ اور اس کے نتائج بھی بہتر نکلتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سچے اور دیانت دار تاجروں کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں۔

ا۔ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْأَمِيْنُ
مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
وَالشُّهَدَاءِ۔۔

کہ سچے اور امانت دار تاجر روز قیامت نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوں گے۔

ب۔ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ تَحْتَ
ظِلِّ الْعَرْشِ۔

یعنی سچ بولنے والا تاجر خدا کے عرش کے نیچے ہوگا۔

ج۔ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ

کہ جنت میں سب سے پہلے جانے والے لوگوں میں سچ بولنے والا تاجر ہوگا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارتی کاروبار کے متعلق یہ زریں ارشاد فرمایا

ہے کہ اگر خرید و فروخت میں دیانت کو مدّنظر رکھا جائے تو ایسے سودا سلف میں برکت ڈالی جاتی ہے ورنہ برکت اُٹھ جاتی ہے۔

فرمایا:۔

فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا

(بخاری کتاب البیوع)

یعنی اگر خرید و فروخت کرنے والے سچ بولیں۔ اور اپنی چیز کے عیوب کو بیان کر دیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی خرید و فروخت میں برکت دے گا۔ اور اگر یہ دونوں جھوٹ سے کام لیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ برکت ختم کر دے گا۔

اور وہ لوگ جو دیانت کو پس پُشت ڈال کر تجارتی کاروبار اور دیگر اُمور میں خیانت سے کام لیتے ہیں اور لوگوں کو اُن کا پورا حق ادا نہیں کرتے۔ اور ماپ تول میں کمی کرتے ہیں۔ انہیں سخت دن کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(پ ۳۰ المطففین)

ترجمہ:۔

"سودا سلف میں وزن کم کر کے دینے والوں کے لئے عذاب ہی عذاب ہے۔ ان کے لئے جو تول کر لیتے ہیں تو خوب پورا کر کے لیتے ہیں۔ اور جب کوئی چیز دوسروں کو تول کر دیتے ہیں۔ تو پھر وزن میں کمی کر دیتے ہیں۔ کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے کہ وہ زندہ کر کے اُٹھائے جائیں گے۔ اس عظیم الشان وقت کا فیصلہ دیکھنے کے لئے جس وقت کہ تمام لوگ سب جہانوں کے رب (کا فیصلہ سننے) کے لئے کھڑے ہوں گے۔"

دراصل جو لوگ دیانت کو ترک کر دیتے ہیں۔ اُن کا شمار خیانت والوں میں ہونے لگتا ہے

جس کے متعلق ارشاد باری ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۝

(نساء آیت ۱۸)

یعنی:۔ جو لوگ خیانت میں بڑھے اور گناہگار ہوں، اللہ اُن کو پسند نہیں کرتا۔

بعض تاجر اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے مختلف قسم کے حیلے بہانے ایجاد کر لیتے ہیں۔ اور لوگوں کو دھوکہ دے کر چیزیں فروخت کرتے ہیں مثلاً مَحفر کو قد بڑھانے کے لئے بدل دیتے ہیں۔ یا دودھ دینے والے جانوروں کا دودھ اُن کے تھنوں میں اس لئے روک دیتے ہیں تاکہ زیادہ قیمت وصول ہو جائے۔ ان سب باتوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ

"نَهٰى عَنِ النَّجْشِ وَالتَّصْرِيَةِ"

کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھاؤ بڑھانے کے لئے بولی دینے اور قیمت زیادہ وصول کرنے کے لئے دودھ دینے والے جانوروں کا دودھ ان کے تھنوں میں روکنے سے منع فرمایا ہے۔

احادیث میں مذکور ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ ایک غلّہ کے ڈھیر پر سے گزرے۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ اس غلّے کے ڈھیر میں ڈالا۔ تو آپؐ کی انگلیوں کو تری محسوس ہوئی۔ چنانچہ آپؐ نے اس غلّے والے سے پوچھا کہ "یہ کیا ہے؟" اس نے عرض کیا یا رسول اللہ اس پر بارش آ گئی تھی۔ آپؐ نے فرمایا "کہ پھر تو نے اس کو باقی غلّہ کے اوپر کیوں نہ کر دیا؟ تاکہ لوگ دیکھ لیں۔ جو دھوکہ کرے۔ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

(صحیح مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی جگہ رہنا پسند فرماتے تھے۔ جہاں کے باشندے دیانتدار ہوں۔ چنانچہ آپؐ نے ایک دفعہ اپنے صحابی حضرت سعید بن المسیب کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

اِذَا جِئْتَ اَرْضًا يُوْفُوْنَ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ فَاَطِلِ الْمُقَامَ۔ وَاِذَا جِئْتَ اَرْضًا يَنْقُصُوْنَ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ فَاَقْلِلِ الْمُقَامَ بِهَا۔ (موطا)

ترجمہ:۔ جب تم کسی ایسے مقام پر جاؤ جہاں لوگ ماپ اور تول پورا کر کے دیتے ہوں تو وہاں زیادہ دیر قیام کرو اور جس جگہ کے لوگ ماپ تول میں دیانت کو نظرانداز کر چکے ہوں۔ اُن کے پاس

بہت کم مدّت ٹھہرا کرو۔

بعض وقت تاجر حضرات اپنے غلّہ یا دوسری اشیاء کو خرید کر رکھ چھوڑتے ہیں کہ جب قیمتیں بڑھ جائیں گی، تو اسے بیچ دیں گے۔ یہ امر بھی خلافِ دیانت اور گناہ ہے۔ چنانچہ کسی شخص نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام سے پوچھا کہ بعض تاجر چیزیں خرید کر رکھ چھوڑتے ہیں۔ اور جب مہنگائی ہو جاتی ہے تو اسے بیچ دیتے ہیں۔ کیا ایسی تجارت جائز ہے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا

"ناجائز ہے۔ کیونکہ وہ گویا اس بات کی خواہش کرتا ہے کہ مخلوق کو تکلیف ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا۔ ہمارے نزدیک شریعت اور ہے۔ اور طریقت اور ہے۔ ایسے ان کی باتیں بھی جائز نہیں۔ اور یہ ایک قسم کی بدنیتی ہے۔ ہماری غرض یہ ہے کہ بدنیتی دور ہو۔"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۰۶)

جو لوگ خیانت کے عادی ہو جاتے ہیں اور حرام مال کھاتے ہیں۔ انہیں اعمالِ صالحہ کی توفیق نہیں ملتی۔ اور نہ ہی محبت الٰہی اُن کے قلوب میں پیدا ہو سکتی ہے۔ حضرت مصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:۔

"اگر تم چاہتے ہو کہ اعمالِ صالحہ تمہارے ہوں۔ تو تم حلال اور طیّب چیزیں استعمال کرو۔ اگر تم حرام خوری کرو گے۔ تو تم میں دھوکا بھی ہو گا۔ فریب بھی ہو گا۔ دغابازی بھی ہو گی۔ لالچ بھی ہو گا۔ معاملات میں خرابی بھی ہو گی۔ اس کے بعد یہ اُمید رکھنا کہ تم نیکیوں میں ترقی کرنے لگ جاؤ گے۔ خدا تعالیٰ کی محبت تمہارے دلوں میں پیدا ہو جائے گی۔ محض ایک خام خیالی ہے۔ تمہیں دو میں سے ایک چیز بہر حال چھوڑنی پڑے گی۔ یا تو اعمالِ صالحہ چھوڑنے پڑیں گے۔ اور یا حرام خوری چھوڑنی پڑے گی۔ جو شخص ان دونوں کو اکٹھا کرنا چاہے گا۔ وہ ہمیشہ ناکام رہے گا۔ کامیاب وہی ہو گا جو حرام خوری چھوڑ دے گا۔ اور حلال طیّب رزق حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔"

(تفسیر کبیر سورۃ المومنون جلد ۵ حصہ اوّل صفحہ ۱۸۲)

تجارتی دیانت کا مفہوم واضح کرتے ہوئے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:۔

"تجارتی دیانت کے معنی صرف تجارت اور لین دین کے معاملات میں ہی، دیانتدارانہ رویّہ اختیار کرنے کے نہیں۔ بلکہ نوکری بھی اس میں شامل ہے۔ کیونکہ نوکر اپنا وقت دوسرے کو دیتا ہے۔ پس جس طرح ہر تاجر کا فرض ہے، کہ وہ تجارت میں دیانت داری سے کام لے۔ اسی طرح ہر ملازم کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ دیانت داری کے ساتھ کام کرے۔ دیانتدار نوکر کی ہر کوئی قدر کرتا ہے۔ اور اُسے بُلا بُلا کر رکھتا ہے۔ لیکن اگر کسی کے متعلق یہ بات ثابت ہو جائے کہ وہ دیانت داری کے ساتھ کام نہیں کرتا۔ تو اُس کی قدر دلوں سے اُٹھ جاتی ہے۔"

(مشعلِ راہ صفحہ ۱۲۸، ۱۲۹)

حقیقت یہ ہے کہ دیانت اور سچ دو اہم خلق ہیں۔ جن کا تعلق نہ صرف تاجر حضرات کے ساتھ ہے۔ بلکہ ہر مومن کا یہ فرضِ اوّلین ہے کہ وہ دیانت اور سچ کا حسین پیکر بن جائے۔ بلکہ دوسروں میں بھی یہ اخلاق فاضلہ پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے ۱۷ر فروری ۱۹۳۹ء کو خطبۂ جمعہ میں ان اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ دو اہم خلق ہیں جن کا اپنے اندر پیدا کرنا نہایت ضروری ہے۔ ایک دیانت اور دوسرا سچ ۔۔۔۔۔ اخلاقِ فاضلہ میں سے سچ اور دیانت کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرو اگر تم ان دو اخلاق کو جماعت کے اندر پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاؤ۔ تو تم جماعت کی اتنی بڑی خدمت کرتے ہو کہ اس کی قیمت کوئی انسان نہیں لگا سکتا۔ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات جو عالم الغیب ہے۔ اور جو وسیع سے وسیع گہرائیوں کو ناپ سکتی ہے تمہاری اس خدمت کا اندازہ لگا سکتی ہے۔ اور تمہیں بڑے سے بڑا بدلہ دے سکتی ہے۔"

(مشعلِ راہ صفحہ ۱۴۰)

چھٹا سالانہ شمارہ ۔۔۔ بہت جلد ۔۔۔

اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ

یادِ رفتگاں!

حال ھی میں بعض ایسی ھستیوں کے وفات پاجانے کی اطلاع موصول ھوئی ھے۔ جنھیں سلسلہ کی خاص خدمات کی سعادت ملی۔ اور درویشانِ قادیان کے ساتھ ان کے رشتہ داری کے قریبی تعلقات تھے۔ ان کا مختصر ذکرِ خیر ذیل میں بغرضِ دعا کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

مکرم جناب قاضی عبدالرحمان صاحب سابق سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مکرم جناب قاضی عبدالرحمان صاحب سابق سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ مختصر علالت کے بعد ۷۳ سال کی عمر میں بتاریخ ۱۶ جون صبح ساڑھے نو بجے ربوہ میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون ہ اسی روز بعد نماز مغرب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زیر ارشاد مکرم مولانا عبدالمالک خاں صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آنے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے دُعا کرائی۔

محترم قاضی صاحب مرحوم صدر انجمن احمدیہ کے نہایت پُرانے اور قدیم کارکنوں میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے لمبے عرصے تک آپ کو مختلف عہدوں پر خدمتِ سلسلہ کی توفیق بخشی۔ آپ خلافت ثانیہ کے اوائل میں قادیان آئے۔ لمبے عرصے تک نظارت دعوت و تبلیغ، دفتر محاسب اور نظارت عُلیا میں کام کرنے کے بعد ۱۹۶۱ء میں ریٹائر ہوئے ریٹائرمنٹ کے بعد سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے آپ کو مجلس کارپرداز کا سیکرٹری مقرر فرمایا۔ اس عہدے پر کم وبیش دس برس تک آپ بڑے اخلاص اور انہماک کے ساتھ خدمات بجالاتے رہے۔ آپ کے عہد میں مقبرہ بہشتی کی ظاہری آرائش کے لئے یہاں پر ٹیوب ویل کے ذریعہ درخت اور پھولوں کے لگانے کا کام شروع ہوا۔

بیوہ کے علاوہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ جو کہ دونوں شادی شدہ ہیں۔ مرحوم قریشی سعید احمد صاحب درویش قادیان کے حقیقی ماموں تھے۔ بلکہ قریشی صاحب موصوف کی خورد سنی میں، قضائے الٰہی سے جب ان کے والدین اللہ کو پیارے ہوگئے۔ تو مرحوم ہی نے ان کی کفالت کی۔ اَعلَی اللہ درجاتہ فی الجنّۃ۔

احباب مرحوم قاضی صاحب کی بلندیٔ درجات کے لئے دُعا فرمائیں۔

محترمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد حسین صاحب آف دھرم کوٹ اندھاوا

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کی بڑی ہمشیرہ صاحبہ محترمہ زینب بیگم بیوہ شیخ محمد حسین صاحب مرحوم سابق ساکن دھرم کوٹ اندھاوا ضلع گورداسپور جو کہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب دھرم کوٹی حال لاہور کی والدہ تھیں بتاریخ ۱۱ جون ۷۳ء لاہور میں بعمر قریباً ۹۸ سال وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مکرم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ لاہور (جو مرحومہ کے رشتہ داروں میں سے ہیں) نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور لاہور میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک لڑکا اور دو لڑکیاں اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ اس موقعہ پر ادارہ بدر حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب سے دلی تعزیت کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ اور درجات بلند فرمائے آمین۔

محترم خان میر خان صاحب افغان

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے مخلص خادم اور دیرینہ محافظ اور ہمارے مکرم شیر احمد خاں صاحب درویش قادیان کے والد بزرگوار محترم خان میر خاں صاحب افغان بتاریخ ۱۱ جون افغانستان کے دارالحکومت کابل میں، مختصر علالت کے بعد وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم خاں صاحب مرحوم بڑے نیک اور مخلص بزرگ تھے۔ لمبے عرصے تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے محافظ (باڈی گارڈ) کی حیثیت سے حضور کے ساتھ رہنے اور خدمت کرنے کی توفیق پائی۔ حضورؓ نے آپ کی ایسی مخلصانہ خدمات پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے جو کلمات فرمائے۔ انہیں فریم میں لکھوا کر اپنے کمرے میں آویزاں کر رکھا تھا۔ موصی بھی تھے اور دیگر جماعتی چندوں میں بھی باقاعدہ حصہ لیا کرتے تھے۔

ملکی تقسیم کے وقت مرحوم اپنے اہل وعیال کے ساتھ قادیان سے ہجرت فرماگئے۔ لیکن آپ کے ایک بیٹے مکرم شیر احمد خاں صاحب کو قادیان میں رہ کر درویشانہ زندگی بسر کرکے خدمتِ سلسلہ کی سعادت مل رہی ہے۔ جو مرحوم کے خلوص اور محبّت سلسلہ اور اولاد کی اچھی تربیت کا ثبوت ہے۔ ایک دوسرے فرزند مکرم مولوی رحمت اللہ خاں صاحب مربی سلسلہ کی حیثیت سے پاک میں خدماتِ دینیہ بجالا رہے ہیں۔ آپ نے چھ بیٹے اور دو لڑکیاں، اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ نے ۹۵ سال عمر پائی۔

محترم خاں صاحب مرحوم لمبے عرصہ سے محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں اپنے بیٹے حبیب اللہ خاں صاحب کے مکان حبیب منزل میں رہائش رکھتے تھے۔ موسم گرما میں اکثر اپنے دوسرے فرزند نصیر احمد خاں صاحب کے پاس جو کہ افغانستان میں رہتے ہیں چلے جایا کرتے تھے۔ چنانچہ اس دفعہ بھی صحت کی خرابی اور حد درجہ کمزوری کے باوجود آپ یکم جون کو ربوہ سے روانہ ہوکر ۳ جون کو افغانستان کے دارالحکومت کابل پہنچے وہاں چند روز اپنے غیراز جماعت بھتیجے کے پاس رہ کر اپنے بیٹے کے پاس جانے کا ارادہ تھا جو وہاں سے کافی دور رہتے تھے۔ مگر وہاں بعارضہ بخار بیمار ہوکر ۱۱ جون کو اللہ کو پیارے ہوگئے اور وہیں دفن کر دیئے گئے۔ افسوس کہ ایسی اچانک وفات کے سبب احمدی دوست نماز جنازہ شامل نہ ہو سکے۔ کیونکہ انہیں تدفین کے بعد وفات کی اطلاع ملی۔

ادارۂ بدر اپنے درویش بھائی مکرم شیر احمد خاں صاحب سے اُن کے والد بزرگوار کی وفات پر دلی تعزیت کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ اور اپنے مرحوم باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ موصوف کو ان کے والد صاحب کی وفات کی اطلاع حضرت ناظر صاحب خدمتِ درویشاں کے گرامی نامہ سے موصول ہوئی۔ جس میں بڑے قابل قدر الفاظ میں ہمارے درویش بھائی سے اظہار تعزیت کیا گیا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء ؛

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ اگست ۱۹۷۳ء میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ (مینجر اخبار بدر قادیان)

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
۱۰۱۵	مرزا شیر علی بیگ صاحب	۱۳۹۷	مکرم ایچ۔ اے رشید صاحب
۱۰۵۴	مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب فانی	۱۴۲۳	" بہادر خاں صاحب ساندھن
۱۰۸۴	" اے کے چکوڑی صاحب	۱۴۲۴	" حاجی بشیر احمد صاحب
۱۰۹۵	" مولوی بشیر صاحب دہلوی	۱۴۶۳	" قریشی محمد احسن صاحب
۱۱۱۳	" نعیم الدین صاحب	۱۵۵۴	" بی ایچ عبدالرحیم
۱۱۳۴	" عبدالسلام صاحب لون	۱۵۸۷	" محمد رمضان صاحب زرقانی
۱۱۴۲	" یوسف علی صاحب مہدی	۱۶۳۶	" محمد عنایت اللہ صاحب
۱۱۵۱	" پی محمد صاحب (مدراس)	۱۶۶۶	مرزا کوثر بیٹری چارجنگ ورکس حیدرآباد
۱۱۵۵	" ایچ عبدالقادر صاحب	۱۷۰۹	مکرم محمد عبدالرب صاحب
۱۱۶۴	" محمد شفیع صاحب دوہرہ	۱۸۰۲	" میاں نذیر حسین احمد صاحب
۱۱۷۵	" محمد اطہر الحق صاحب	۱۸۷۲	محترمہ بیگم صاحبہ فاضل الدین صاحب
۱۱۸۰	" بشیر الدین صاحب سوگرال	۱۸۸۱	مکرم عبدالعزیز صاحب
۱۲۱۱	" جی ایچ خان صاحب	۱۹۰۳	بابو عبدالرزاق صاحب
۱۲۲۲	" ایچ محمد اسمٰعیل صاحب	۱۹۴۳	مکرم سید عبدالقیوم صاحب
۱۲۸۱	" جے عابد حسین صاحب	۲۱۱۷	" محمد یو ابراہیم صاحب
۱۳۰۲	" محمد اسمٰعیل صاحب ٹیلر	۲۱۴۴	" نصیر احمد صاحب چنتہ کنٹہ
۱۳۰۷	" ڈاکٹر سید اختر صاحب	۲۱۴۵	" نثار احمد صاحب چنتہ کنٹہ
۱۳۲۰	" ڈاکٹر محمد عارف خاں صاحب	۲۱۵۱	" محمد جمال صاحب غنی کلکتہ
۱۳۲۸	" شیخ محمد احسن صاحب	۲۱۸۷ (الف)	" خلیفہ عبدالوکیل صاحب کینیڈا

[illegible] صلاح الدین [illegible] قادیان

قسط نمبر (۱)

دلائل اجرائے نبوت از روئے قرآن کریم

از مکرم عبدالباقی صاحب ایم۔اے ایل ایل۔بی ایڈوکیٹ بھاگل پور

جماعت احمدیہ یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ خدا کے برگزیدہ بندوں میں ایک خاص خصوصیت ہے کہ وہ اہلِ تاثیر اور اہلِ جذب ہوتے ہیں اور وہ دنیا میں روحانی نسلوں کے قائم کرنے کے لئے بھیجے جاتے ہیں اور چونکہ وہ علیٰ وجہ البصیرت رہنمائی کرتے ہیں اور مخلوق کے ظلمانی پردوں کو درمیان سے اُٹھاتے ہیں اسلئے سچی معرفت الٰہی اور سچی محبت الٰہی اور سچا زہد و تقویٰ اور ذوق اور حلاوت اُنہیں کے ذریعہ سے دلوں میں پیدا ہوتا ہے اور اُن سے تعلق توڑنا ایسا ہوتا ہے کہ جیسا کہ ایک شاخ اپنے درخت سے تعلق توڑ دے اور ان تعلقات میں کچھ ایسی خاصیت ہے کہ تعلق ہی بشرطِ مناسبت روحانیت کی نشوونما شروع ہو جاتی ہے اور تعلق توڑنے کے ساتھ ہی ایمانی حالت پر گرد و غبار آنا شروع ہو جاتا ہے۔ نہایت مغرورانہ خیال ہے کہ کوئی یہ کہے کہ مجھے خدا کے نبیوں اور رسولوں کی نہ ضرورت ہے اور نہ کچھ حاجت یہ سلبِ ایمان کی نشانی ہے اور ایسے خیال والا انسان اپنے تئیں دھوکا دیتا ہے جبکہ وہ کہتا ہے کہ کیا میں نماز نہیں پڑھتا یا روزہ نہیں رکھتا یا کلمہ گو نہیں ہوں۔ چونکہ وہ سچے ایمان اور ذوق شوق سے بے خبر ہے اس لئے ایسا کہتا ہے۔ اس کو سوچنا چاہیئے کہ گو انسان کو خدا ہی پیدا کرتا ہے مگر کس طرح اُس نے ایک انسان کو دوسرے انسان کی پیدائش کا سبب بنا دیا ہے۔ پس جس طرح انسانی سلسلہ میں جسمانی سلسلہ میں جسمانی باپ ہوتے ہیں جس کے ذریعہ سے انسان پیدا ہوتا ہے۔ ایسا ہی روحانی سلسلہ میں روحانی باپ بھی ہیں جن سے روحانی پیدائش ہوتی ہے پس ہوشیار رہیں اور اپنے تئیں صرف ظاہری صورت اسلام سے دھوکہ مت دیں اور خدا کی کلام کو غور سے پڑھیں کہ وہ ہم سے کیا چاہتا ہے وہ وہی امر ہم سے چاہتا ہے جس کے بارے میں سورۃ فاتحہ میں ہمیں دُعا سکھلائی گئی یعنی یہ دُعا کہ اِھدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِیمَ صِرَاطَ الَّذِینَ اَنعَمتَ عَلَیھِم پس جبکہ خدا ہمیں یہ تاکید کرتا ہے کہ پنج وقت یہ دُعا کرو کہ وہ نعمتیں جو نبیوں اور رسولوں کے پاس ہیں وہ ہمیں بھی ملیں۔ پس بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ کے وہ نعمتیں ہم کیونکر پا سکتے ہیں۔ لہٰذا ضرور ہوا کہ ہمیں یقین اور محبت کے مرتبہ پر پہنچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً بعد وقتٍ آتے رہیں جن سے ہم وہ نعمتیں پائیں۔ اب کیا ہم خدا تعالیٰ کا مقابلہ کریں گے اور اس کے قدیم قانون کو توڑ دیں گے۔ کیا نطفہ کہہ سکتا ہے کہ میں باپ کے ذریعہ سے پیدا ہونا نہیں چاہتا تھا۔ کیا کان کہہ سکتے ہیں کہ ہم کے ذریعہ سے آواز کو سُننا نہیں چاہتے اس سے بڑھ کر اور کیا نادانی ہوگی کہ خدا تعالیٰ کے قدیم قانون پر حملہ ہو!

(لیکچر سیالکوٹ ۲ر نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۳۱ اور ۳۲ از مسیح موعودؑ)۔

اس کے علاوہ ہمارا عقیدہ یہ بھی ہے کہ "حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں جہاں یہ مقدر تھا کہ اس میں بگاڑ پیدا ہو جائے اور تمام کمزوریاں اور خرابیاں راہ پا جائیں گی وہاں یہ بھی مقدر تھا کہ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ایک غلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار اور فیضان سے مشرف ہو کر اصلاح اُمت کا بیڑہ اُٹھائے اور اسلام کو تمام دنیا کے مذاہب پر علمی اور روحانی اعتبار سے فوقیت بخشے۔ چنانچہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ موعود غلام قادیان کی بستی میں پیدا ہوئے اور انہوں نے اپنا فرض بطورِ احسن ادا کیا۔ اس کے مقابل پر ہمارے دوسرے مسلمان بھائی اپنی کم فہمی کی وجہ سے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اُمت تو حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی ضرور بگڑے گی لیکن اُمتِ محمدیہ کے تمام مسلمان چونکہ ایسے نااہل ہوں گے کہ ان میں سے کوئی بھی اصلاح کا کام نہیں کر سکے گا۔ اسلئے ایک سابقہ اسرائیلی نبی حضرت عیسیٰ دوبارہ نازل ہوں گے اور مسلمانوں کی اصلاح کریں گے۔

مقامِ غیرت ہے کہ اُمت تو بگڑے حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اصلاح کرنے کے لئے آئیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام غور کا مقام ہے کہ ہمارے مسلمان بھائیوں نے کس قدر غلط عقیدے اپنا لئے ہیں۔ ان کے دلوں اور دماغوں میں صرف حضرت عیسیٰ ہی عیسیٰ رچے ہوئے ہیں۔ کبھی انہیں جوتے آسمان پر بٹھایا جاتا ہے۔ کبھی خدائی صفات سے متصف قرار دیا جاتا ہے!! کبھی وہ دو ہزار سال سے ابھی تک بجسدہ العنصری آسمان پر زندہ موجود کیا جاتا ہے کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ دوبارہ دنیا میں نازل ہوں گے۔ اور اب تو یہاں تک کہنے پر اُتر آتے ہیں کہ نہ کسی نے آنا تھا نہ آئے۔

لیکن حقیقت کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے ہی آپؐ کے ایک غلام کا اصلاح اُمت کیلئے مبعوث ہونا مقدر تھا جو ظاہر ہو چکا۔ ہمارے غیر احمدی بھائی اگر مطلق نبوت کے انکاری ہوتے ہیں تو ایک بات بھی تھی لیکن غضب تو یہ ہے کہ ان کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسرائیلی نبی تو آ سکتے ہیں مگر محمدی نہیں آ سکتے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

مریم کے جگر گوشہ کے آنے پہ نبوت
ہم آپ کی مانیں مگر اک نکتہ گرانی ہے

(مناظرہ یادگیر صفحہ ۳۸ ر ۳۹)

بہرحال ان کے اس عقیدہ سے یہ بات واضح ہو گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دروازہ نبوت قطعی طور پر بند نہیں ہے اور یہی قرآن کریم سے بھی ثابت ہوتا ہے اسلئے اب ہم ذیل میں قرآن مجید کے وہ دلائل بیان کرتے ہیں جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی پیروی اور غلامی میں نبوت کا دروازہ کھلا ہے:-

(۱) وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْھَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

(پارہ ۳ سورہ آل عمران رکوع ۹/۱۷)

ترجمہ:- اور جب اللہ نے انبیاء سے عہد لیا تھا کہ جو کتاب اور شریعت ہم تم کو دیں اور پھر اس کے بعد کوئی رسول تمہارے پاس آئے جو اُن کتابوں کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس بھی ہو، تو ضرور ہے تم اُس پر ایمان لانا اور ضرور بالضرور اُسکی مدد کرنا۔ اللہ نے فرمایا کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو اور اس پر میرے عہد کو قبول کرتے ہو۔ انبیاء نے عرض کیا ہم اقرار کرتے ہیں تو اللہ نے فرمایا تو گواہ رہو میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ اس کے بعد جو رُخ پھیر لیں گے وہی نافرمان ہیں۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے یہ پختہ وعدہ لیا تھا کہ وہ ان کے بعد آنے والے نبی پر ایمان لائیں اور اُس کی مدد کریں۔ اب چونکہ قرآن کریم میں اکثر و بیشتر جگہوں میں انبیاء سے مراد اُن کی قومیں ہیں۔ اسلئے یہاں پر واضح ہو جاتا ہے کہ اس طرح کا عہد تمام انبیاء کے ذریعہ اُن کی قوموں سے لیا گیا تھا۔ لیکن یہاں پر اکثر لوگ کہہ دیتے ہیں کہ اس طرح کا عہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں بلکہ اُن سے پہلے انبیاء کے ذریعہ اُن کی متعلقہ قوموں سے لیا گیا تھا۔ کیونکہ اس آیت میں حضورؐ سے عہد لینے کا ذکر نہیں ہے۔ مگر یہ اُن کی سراسر غلطی ہے۔ سورت احزاب میں بغیر مبہم الفاظ میں حضورؐ سے بھی اسی طرح کا عہد لینے کا ذکر آتا ہے:-

(۲) وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَھُمْ وَمِنْکَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَاَخَذْنَا مِنْھُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۝

ترجمہ:- اور جب پیغمبروں سے ہم نے عہد لیا اور تم سے بھی اور نوح، ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ بن مریم سے بھی لیا اور سب سے پکا عہد لیا۔

اس طرح ثابت ہوا کہ جو عہد تمام انبیاء سے لیا گیا تھا وہ حضور صلعم سے بھی لیا گیا تھا۔ اور اس طرح ان کی اُمت پر یہ واجب ہو جاتا ہے کہ جب کبھی کوئی نبی آئے تو اُس پر ایمان لایا جائے سوال یہ ہے کہ اگر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بالکل بند تھا تو آپؐ سے وہی عہد لیا

گیا۔ جو دوسرے نبیوں سے لیا گیا تھا جس سے کھلے طور پر امکان نبوت کا ثبوت ملتا ہے۔

اتنا ہی نہیں! یہ تو حضور صلعم اور اُن سے پہلے انبیاء سے عہد لینے کی باتیں ہوئیں۔ لیکن جب ہم قرآن کریم کا اچھی طرح مطالعہ کرتے ہیں تو حضرت آدم کی بعثت کے بعد تمام بنی آدم سے اسی قسم کا عہد لیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

...فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ...

(پارہ ۱ سورہ بقرہ رکوع ۴/۴)

ترجمہ: اے بنی آدم جس وقت میری طرف سے کوئی ہدایت کرنے والا پہنچے تو اس کا کہنا ماننا۔ جو لوگ میری راہ پر چلیں گے اُن کو نہ آئندہ عذاب کا خوف ہوگا نہ کوئی گذشتہ مصیبت کا غم۔

اسی طرح اس آیت کریمہ سے بھی واضح ہو جاتا ہے کہ ہمارے جو سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام تھے۔ اُن سے بھی انسانوں کا عہد لے لیا گیا تھا کہ جب کبھی تمہارے پاس کوئی ہمارا احکام لے کر آئے تو اُن کے حکم پر چلنا اور کہنا ماننا۔ اب جونکہ آدم علیہ السلام کا پہلا نبی ہونا اور ہم سب لوگوں کا آدم علیہ السلام کی اولاد ہونے سے انکار نہیں ہو سکتا۔ اس طرح اجرائے نبوت بالکل واضح طور پر ثابت ہو جاتی ہے۔

(۲) اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ

(پارہ ۱۷ سورہ حج رکوع آخر)

ترجمہ: فرشتوں اور انسانوں میں سے اللہ پیغام پہنچانے والے منتخب کر لیتا ہے۔

اس آیت کریمہ اللہ تعالیٰ نے یصطفی ایک ایسا لفظ استعمال فرمایا ہے جو حال اور مستقبل دونوں زمانوں پر حاوی ہے اور مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے بھی اور انسانوں میں سے بھی رسول چنتا ہے اور چنتا رہے گا۔ اب جونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت شروع سے چلی آرہی ہے اور کسی بھی قیمت پر اللہ تعالیٰ کی سنت یا طریقہ کار میں تبدیلی ممکن نہیں جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝

"تم اللہ تعالیٰ کی سنت میں ہرگز تبدیلی نہیں پاؤ گے"

(پارہ ۲۶ سورۃ فتح رکوع ۳/۱۱)

اس لئے اللہ تعالیٰ اپنی سنت کے مطابق آج بھی انسانوں اور فرشتوں میں پیغام پہنچانے والا منتخب کرے گا۔ کیونکہ ہم زیر بحث آیت کریمہ میں دیکھتے ہیں کہ کیا کوئی اشارہ اس میں نہ پایا جاتا۔ آئندہ کسی زمانے یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ چنانچہ فرشتوں کا آنا تو سب کو مسلّم ہے کہ ازنہ عزرائیل کے آنے سے تو کوئی انکار کر ہی نہیں سکتا لہذا ثابت ہوا کہ فرشتوں اور انسانوں میں ارسال رسل کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ جس کی تائید میں مولانا ابو الکلام آزاد صاحب مرحوم خود اپنی کتاب "ترجمان القرآن" میں لکھتے ہیں:۔

"خدا کا قانون یہ ہے کہ انسان کی ہدایت کے لئے پیغمبر مبعوث کرتا ہے پھر جو اصلاح کی راہ اختیار کرتا ہے وہ فلاح پاتا ہے، جو سرکشی کرتا ہے تباہ ہو جاتا ہے"

(ترجمان القرآن جلد دوم صفحہ ۷)

(۳) مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ

(پارہ ۴ سورہ آل عمران رکوع ۱۸/۹)

ترجمہ: یعنی اللہ ہرگز ایسا نہیں کہ پاک و ناپاک کی تمیز کئے بغیر مسلمانوں کو ایسی حالت پر چھوڑ دے جس حالت پر تم ہو۔ اور نہ اللہ ایسا ہی نہیں کہ غیب کی باتوں پر تم کو مطلع کر دے بلکہ اپنے پیغمبروں میں سے جس کو چاہتا ہے انتخاب کر لیتا ہے پس تم اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لے آؤ گے اور پرہیزگاری کرو گے تو تمہارے لئے بڑا اجر ہے۔

ویسے تو آیت کریمہ کا ترجمہ ہی بالکل واضح ہے پھر بھی مختصراً اس کے متعلق اتنا ہی کہا جا سکتا ہے کہ حضور صلعم کے بعد بھی پاک اور ناپاک میں تمیز کرنی ہی ہوگی کہ آخر مومن کون ہے اور کافر کون۔ اور چونکہ قرآن کریم خود ایک مکمل ترتیب ہے اسکے اوراق پکار پکار کر بول نہیں سکتے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ پاک کون اور ناپاک کون۔ مومن کون اور کافر کون۔ سچ کون اور جھوٹا کون وغیرہ تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کا فیصلہ کون کرے گا؟

اس کے علاوہ ہم میں اتنی قابلیت بھی نہیں ہے کہ قرآن کریم کو صحیح معنی میں سمجھ سکیں۔ اس کی آیات کے معارف بیان کر سکیں کیونکہ ہم اتنے ہدایت یافتہ بھی نہیں کہ دوسروں کی ہدایت کے موجب بن سکیں تو پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم بالکل بے یار و مددگار ہو گئے اور اب ہماری اصلاح کسی بھی طرح ممکن نہیں۔ لیکن ہمارا مہربان خدا ہرگز ایسا نہیں ہے بلکہ وہ ہماری روحانی و جسمانی ترقی کا ہر وہ سامان پیدا کرتا ہے جس کی ہمیں ضرورت ہوتی ہے۔ الغرض وہ ہمیں ایسی حالت میں بالکل نہیں چھوڑے گا بلکہ اپنا رسول بھیج کر ہر وقت پاک اور ناپاک کی تمیز کراتا رہے گا اور ہمیشہ لوگوں کو اپنے پیغمبروں کے ذریعہ غیب کی باتوں سے مطلع فرماتا رہے گا جو عام الف نون کے ذریعہ سے اور خاص کر اپنے علماء دین کے ذریعہ بالکل ممکن نہیں کیونکہ اسباب سے بالکل انکار نہیں کیا جا سکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ زیر بحث آیت کریمہ میں فرماتا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد میں خبیث اور طیب آپس میں مل جائینگے مگر اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ الگ الگ کرتا رہیگا مگر یہ نہ ہوگا کہ اس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ تم کو غیب کی خبریں دیا کرے۔ ہاں ایسا ہوگا اپنے رسول بھیجے گا اسلئے فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ پر ایمان لے آؤ اور اس کے رسولوں پر گویا رسولوں پر ایمان لانے اور انکار کرنے سے خبیث اور طیب الگ الگ ہونے کا دستور ایک دائمی دستور ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نبوت کا دروازہ بند ہو چکا تھا تو بعثت نبوی صلعم کے بعد آپ پر ایمان لانے والوں کو یہ کیوں کہا گیا کہ آئندہ بھی جب جب اچھے برے آپس میں مل جائیں گے تو ان میں تمیز کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے رسول بھیجے گا۔ (باقی)

یہ نتیجہ میں مخلص جماعت کا قیام ہوا۔ اب مخالفت نے پھر زور پکڑا ہے معلوم ہوا ہے کہ مولوی اسمٰعیل سونگھڑوی سے بلغی پر تیل کا کام لیا جا رہا ہے دوست اپنے ان بھائیوں اور جماعت کی ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواستہائے دعا

(۱)

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلی کی اہلیہ محترمہ کئی ماہ سے علیل اور فریق ہیں۔ پہلے ہسپتال میں داخل رہیں۔ اپریشن تجویز ہوا جوان کی ضعف حال کی وجہ سے ملتوی رہا۔ اب ان کو ایک نئی تکلیف شروع ہو گئی ہے درد ہو کر بیہوشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے مکمل چیک اپ کے لئے ڈاکٹری مشورہ کے لئے پھر ہسپتال میں داخل کیا جا رہا ہے۔ احباب صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) مکرم محمد ابراہیم خان صاحب آستانہ ذوقی حیدر آباد کاروبار کی بہتری اور ان کے اہل و عیال اور مکرم شیخ عبد الرشید صاحب ہالینڈ کی فلاح دارین، مکرم مرزا فتح الدین صاحب نائب ناظر ربوہ اور خاکسار کی ہمشیرہ اور بھاوجہ اور عزیزہ مبارکہ بیگم صاحبہ خلف حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر کی صحت عاجلہ کیلئے احباب دعا فرمائیں۔

خاکسار ملک صلاح الدین وکیل المال قادیان

(۳) مکرم محمد عزیز صاحب گجراتی درویش ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں ان کے معدہ میں نقص کے سبب کوئی چیز ہضم نہیں ہوتی رہی اب بہت کمزور اور نحیف ہو چکے ہیں بیماری میں کافی افاقہ ہے لیکن نقاہت بہت زیادہ ہے احباب اپنے اس درویش بھائی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل صحت بخشے۔ آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

(۴) مولوی غلام مہدی صاحب ناصر نے اطلاع دی ہے کہ کٹک (اڑیسہ) کے ایک دیوبندی عالم مکرم ملک امان اللہ صاحب ۱۵ ؍ جون کو بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ اس کے بعد بعض نوجوان تعلیم یافتہ افراد سلسلہ کا لٹریچر پڑھنے لگے جس کے نتیجہ میں مخالفت نے زور پکڑا۔ اور مولوی حبیب الرحمن صاحب کے اشتعال دلانے پر بعض غیر احمدی نوجوانوں نے ہمارے نو مبائع بھائی مکرم سید امان اللہ صاحب کو نہایت بے دردی سے زدوکوب کیا۔ جس کے نتیجہ میں منہ سے خون بہنے لگا۔ اس کے بعد اٹھا کر اپنی مسجد میں لے گئے۔ اور قرآن کریم سے اجرائے نبوت کے حوالے طلب کئے۔ چنانچہ مولوی صاحب نے انہیں سے حوالے نکلوا کر سنائے اور ان کو لاجواب کیا۔ پولیس کو اطلاع ملنے پر مولوی صاحب اور بعض دوسرے احمدیوں کو جن کو ضربات آئی تھیں ان مخالفین سے چھڑا کر لے گئی۔ مولوی صاحب کا علاج جاری ہے۔ صحت کاملہ اور مولوی صاحب کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔ سورو میں خدا تعالیٰ کے فضل سے چند سال قبل شدید مخالفت کے

منقولات

عالمِ اسلام کا انفعالی بُحران

از مولانا محمد عثمان فارقلیط صاحب

مندرجہ عنوان کے تحت سوال کی شکل میں ایک قابل قدر نوٹ صدق جدید کی ایک مالیہ اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ اگرچہ اس اہم سوال کے جواب کے اصل مخاطب تو مدیر صدق جدید محترم مولانا دریابادی صاحب ہیں۔ آپ بتجر علمی اور اسلامی مسائل پر وسیع نظر رکھنے کے سبب مولانا موصوف ہی کا منصب اور مقام ہے کہ اس صورتِ حال کے تمام پہلوؤں پر سیر حاصل روشنی ڈالتے۔ مگر صدق جدید میں صرف سوال کی تفصیل ہی شائع ہوئی ہے اور جواب کے بارہ میں بالکل خاموشی ——— چونکہ جماعت احمدیہ ایسی کسی بھی پریشان کن صورتِ حال میں ایک واضح موقف رکھتی ہے۔ اس لئے اس سلسلہ میں ہمارا نقطۂ نظر اسی پرچہ میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمایا جائے ——— (ایڈیٹر بدر)

ہم نے بہت سوچا مگر اس سوال کا جواب نہ مل سکا کہ ملت دوسروں سے کیوں متاثر ہو رہی ہے۔ دوسروں کی اچھی باتوں کو قبول کرنا تو سمجھ میں آتا ہے۔ بری بُری اور غیر اسلامی باتوں کا اثر لینا اور دوسروں کے رنگ کو اپنے اوپر غالب کر لینا اسلامی ذہن کے لئے ناقابل فہم ہے۔ عالم اسلام کا وہ کونسا خطہ ہے جس نے اپنی خودی اور خود داری کو دوسروں کے میلوں پر قربان نہ کر دیا ہو۔ دوسروں کے افکار و کردار نے پوری ملت پر جو اثر ڈالا ہے اس نے اسلام کی حرکی قوت اور اندرونی توانائی کو مفلوج بنا کر رکھ دیا ہے۔ چند مسلمان ملکوں کو چھوڑ کر وہ کونسا ملک ہے جس کے سفارت خانہ میں "ہوش ربا مشروب" سے مہمانوں کی تواضع نہیں کی جاتی۔ یہ اسلام کی شکست کا کھلا اعتراف ہے۔ یہی موقع تھا کہ اسلامی کردار کا اثر دوسروں پر ڈالا جاتا اور مسلم سفارت خانوں کو یہ امتیاز حاصل ہوتا کہ وہ اسلام کے قانون ملت و حرمت کو ایک زندہ طاقت ثابت کرتے اور دوسروں کو اس سے اثر لینے کا موقع دیتے۔

کیا ملت کے ذی شعور افراد اپنے افکار میں کمیونزم کو مسند نشین نہیں بنا رہے ؟ کیا مغربی تہذیب، اور اجنبی تمدن نے مسلم تہذیب کا رنگ پھیکا نہیں کیا۔ کیا اپنے تہذیبی اور فکری اثاثہ کو ترقی پسندی اور تجدد دلنوازی کے خوشنما الفاظ کے ساتھ نیلام پر نہیں چڑھا دیا۔ اپنی دینی اور تاریخی حیثیت اور صلابت کو نزاکت کے صنم پر بھینٹ چڑھا دیا ہے۔

سوال پھر یہی ہے کہ مسلمانوں کے اسلامی قدروں کی موجودگی میں وہ اثر پذیر کیوں بنا ؟ کمیونزم اپنا اثر ڈالے۔ مغربیت اپنی توانائی کی چھاپ لگائے اپنی تہذیب سر پر چڑھ کر بولے مگر اثر انداز نہ ہو۔ وہ مسلمان جس کے فکر اور عقیدہ میں اِلَّا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ کا نسخہ پلایا گیا۔ اور لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ کی نوید سنائی گئی تھی۔

ایک کمیونسٹ دوسرے نظاموں سے اثر پذیر نہیں ہو گا بلکہ کمیونزم کو غالب کرنے اور اس کے لئے خونی انقلاب تک کو دعوت دے گا۔ لیکن نام نہاد تجدید پسند مسلمان اسی شاخ کو کاٹے گا جس پر وہ بیٹھا ہوا ہے یاد رہے یاد رکرائے گا کہ اسلام ہی نجات کا دارومدار نہیں ہے۔ اسلام کے باہر بھی نجات کی راہیں کھلی ہوتی ہیں اور کفر و شرک کی اصطلاحیں اپنا اثر کھو چکی ہیں۔ آج بت پرست قومیں بھی بن کا نسکری نظام وطنی اور جغرافیائی ہے۔ اپنے نظریات اور تہذیبی روایات کو غالب کرنے کے لئے کوشش کر رہی ہیں اور قومی دھارا اُن کی نوک زبان بن چکا ہے۔ مگر ترقی پسند ان کا پسینہ صرف السلام علیکم کہنے سے چھوٹ جاتا ہے۔

اسلام ایک "دعوت" ہے اور اس کی ساخت میں اثر انداز ہونے کے تمام عناصر موجود ہیں۔ یہ دعوت جہاں پہونچی جاہلیت کو اپنا مقام چھوڑنا پڑا۔ عالم اسلام کے میدان سے انتم الاعلون کا نقش ترجیب قریب مٹ چکا ہے۔ اسلام نے دنیا کو وہ سب کچھ دیا جس کی اس کو ضرورت تھی۔ خدا کی توحید اور انسانی مساوات عروج آدم کی آخری منزل ہے جس نے انسانی فطرت کو رہنمائی عطا کی۔ مگر جب خود توحید کے علمبردار کعبہ کے اندر محوِ خواب ہوئے اور انہوں نے خود فراموشی پیدا کی تو وہ تماشائی کے بجائے خود تماشا بن گئے۔ مرحوم اقبال کی زبان میں

کافرِ بیدار دل پیشِ صنم

بہ ز دیندارے کہ خفت اندر حرم

حرم اور صنم کا امتیاز اٹھا دیا گیا۔ ایک کمیونسٹ مزدور جو دل پر اتحاد انقلاب کا نعرہ لگائے پاکستان کو پوری ندامت کے ساتھ ان اسلامی عقائد کے علمبرداروں کی مرعوبانہ تاویل کرنی پڑے۔

مخدومی! اس بحران اور اس ذہنی انتشار کی توجیہ کرکے رستگاری کی کوئی سبیل نکالئے۔ (صدق جدید لکھنؤ ۲۷؍۶؍۷۳ صفحہ ۵)

اظہارِ شکر اور درخواستِ دُعا

"میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں اپنے پیارے اور بے انتہا پیار اور محبت کرنے والے خدا کا شکریہ ادا کر سکوں کہ محض اس کے فضل اور احسان سے ہی میرے تیسرے لڑکے سید طارق احمد سلمہ نے بھی اپنے دو بڑے بھائیوں کی طرح سینئر سیکنڈری کے گزشتہ امتحان میں اوّل درجہ حاصل کیا اور پھر میرے خدا نے دوسرا احسان کیا کہ اس کا داخلہ بی۔ اے آنرز کے پہلے سال میں St. Stephens College دہلی میں ہو گیا۔ اور اسے کالج کے ہوسٹل میں بھی سیٹ مل گئی ہے۔ الحمد للہ۔ یہ کالج ہندوستان کا بہترین کالج سمجھا جاتا ہے۔ میرا دوسرا لڑکا بھی دو سال سے اسی کالج میں ہے اور اب انشاء اللہ بی۔ اے آنرز کے آخری سال میں آ جائے گا۔ اس کی اعلیٰ سے اعلیٰ کامیابی کے لئے بھی احباب سے خاص دعاؤں کی درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شدید احساس کرتے ہوئے دو لائبریریوں کے لئے بدر کے پرچے شکرانہ کے طور پر جاری کرنے کی آپ سے درخواست کرتا ہوں

خاکسار سید فضل احمد پرنسپل پولیس اکیڈمی ماؤنٹ آبو راجستھان

(بقیہ صفحہ اوّل)

عزیز عنایت اللہ صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ کی تلاوت سے شروع ہوا۔ اسکے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے قرآن کریم پڑھنے کی برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ فاضل مقرر نے مختلف تاریخی واقعات کی روشنی میں قرآن کریم پڑھنے کی برکات کو واضح اور احسن رنگ میں پیش کیا۔ مکرم طاہر صاحب کی تقریر کے بعد محترم صدر جلسہ نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ الحمد للہ ہفتہ قرآن کریم بخیر و خوبی ختم ہوا۔ آج کے مخصوص موضوع پر بولتے ہوئے آپ نے واضح کیا کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے جو اس نے اپنے بندوں کے نام بھیجا ہے۔ اسی طرح تمام صحابہ حضور نے خاطر یاد کرنا ہے ایک اسی ہفتہ کا اثر سارا سال رہنا چاہیئے اور وہ اس طرح کہ گھروں میں روزانہ قرآن پڑھنے پڑھانے کا انتظام رہے۔ بڑے چھوٹوں کی نگرانی کریں والدین بچوں کا خیال رکھیں اور قرآن کریم کی برکتوں سے سارے گھر بھر جائیں۔ جو ان پڑھ ہیں وہ تفسیر صغیر سے کچھ حصہ سننے کا پروگرام بنائیں تا وہ بھی حضرت مصلح موعود کی بیش قیمت تفسیر سے روحانی فائدہ حاصل کر سکیں۔

الحمد للہ کہ یہ بابرکت ہفتہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت عمدگی سے اختتام پذیر ہوا۔ اور بیش بہا مفید نتائج کا حامل بنا۔ جس کے نتیجہ میں احباب کے اندر ایک نئی بیداری اور جوش پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے سبھی افراد کو اپنے محبوب امام عالی مقام کی اس بابرکت تحریک پر کما حقہٗ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین۔

شریمتی اندرا گاندھی سے

جماعت کے مرکزی وفد کی ملاقات

جماعت کے ایک مرکزی وفد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آباء کے قدیمی قبرستان کے مسمار کئے جانے اور تاریخی عیدگاہ پر ایک مقامی غیر مسلم کے ناجائز قبضہ کے بارہ میں وزیر اعظم ہند شریمتی اندرا گاندھی سے ملاقات کی اور علاقہ کے جن افسران کی عدم توجگی اور غلط کارروں کی ناجائز حمایت کے باعث ہمارے مذہبی جذبات کو مجروح کیا گیا ان کے متعلق سختی سے کارروائی کرنے کے لئے درخواست کی گئی۔

جلسہ سالانہ ۱۹۷۲ء کے موقعہ پر بیرونی ممالک سے آنے والے دوستوں نے جو مسمار شدہ قبروں کے فوٹو اتار کر لندن سے Develop کروا کر یقینی تاریخ بھجوائے تھے جن کی تفصیل بدر مجریہ ۵ ر جولائی میں آچکی ہے) وہ سلائیڈز بھی جناب وزیر اعظم صاحبہ کو دکھائی گئیں تاکہ ان پر واضح ہو سکے کہ ایک پابند قانون اور امن پسند عالمگیر جماعت کے ساتھ کس قدر زیادتی ہوئی ہے۔ آپ نے وفد کی شکایات کو توجہ سے سنا اور مؤثر کارروائی کا وعدہ فرمایا جس کے لئے جماعت اُن کی شکرگذار ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اپنی گوناگوں مصروفیات اور پہلے سے جماعت کے وفد کے ساتھ ملاقات کا کوئی وقت نہ ہونے کے باوجود ملاقات کا موقعہ دیا۔

ہمارے مرکزی وفد نے وزیر اعظم کے علاوہ مندرجہ ذیل مرکزی وزراء اور اعلیٰ شخصیتوں سے بھی ملاقات کر کے ان کی خدمت میں اپنی مشکلات کو پیش کیا:-

۱- جناب جنرل شاہنواز خان صاحب وزیر سپلائی حکومت ہند۔

۲- جناب سید نورالحسن صاحب وزیر تعلیم ہند۔

۳- جناب میر مشتاق احمد صاحب چیئرمین دہلی میٹروپولیٹن کونسل

۴- جناب قریشی محمد شفیع صاحب نائب وزیر ریلوے حکومت

۵- جناب سردار دربارہ سنگھ صاحب ایم۔ پی (سابق صدر پردیش کانگرس و سابق وزیر داخلہ پنجاب)

ان سب کے ہم ممنون ہیں کہ انہوں نے وفد کی گذارشات کو نہایت ہمدردی اور توجہ سے سنا اور امداد کا وعدہ فرمایا۔

جماعت کا مرکزی وفد مندرجہ ذیل عہدیداران پر مشتمل تھا۔

(۱) مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائداد (امیر وفد)

(۲) مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ وکیل المال تحریک جدید

(۳) چوہدری سعید احمد صاحب نائب ناظر امور عامہ

اس تعلق میں مورخہ ۱۳ ر جولائی کے اخبارات "ہندسماچار" اور "پرتاپ" جالندھر میں خبر شائع ہوئی ہے۔ روزنامہ پرتاپ کے شکریہ کے ساتھ وہاں سے نقل کی جاتی ہے۔

نقل خبر روزنامہ پرتاپ مورخہ ۱۳

جماعت احمدیہ قادیان کے وفد کی

وزیر اعظم شریمتی اندرا سے ملاقات

نئی دہلی ۱۲ ر جولائی۔ جماعت احمدیہ قادیان کے ایک مرکزی وفد نے قادیان ضلع گورداسپور میں ایک تاریخی عیدگاہ پر ایک مقامی غیر مسلم شخص کے قبضہ کرنے اور ان کے مقدس قبرستان کے مسمار کرنے کے بارہ میں بعض مرکزی وزیروں سے ملاقات کی۔ مورخہ ۱۰ کو وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندھی نے بھی جماعت کے وفد کو ملاقات کا موقعہ دیا۔ اور ان کی شکایات کو سن کر فوری کارروائی کا وعدہ فرمایا۔ جماعت احمدیہ کا مطالبہ ہے کہ ضلع کے جن سرکاری افسران نے ان کے قبرستان کو مسمار ہونے سے بچانے میں اپنے فرض سے کوتاہی کی ہے ان کے بارے میں سرکار سختی سے کارروائی کرے۔ پیشتر ازیں جماعت احمدیہ قادیان کا وفد ایک ۔۔ ۲

سالانہ احمدیہ کانفرنس اترپردیش

اس کانفرنس میں شریک ہونے والے اپنی آمد کا فیصلہ کی تاریخ اور شرکت کرنے والے احباب کی تعداد سے مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں تاکہ اُن کی رہائش و استقبال کا مناسب انتظام کیا جا سکے۔ قیام و طعام کا انتظام بذمہ جماعت ہوگا۔ نیز یہ کانفرنس ۲۸/۲۹ ر جولائی کو ہے اور مکرم محترم مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان اس کانفرنس میں شرکت کا اعزاز بھی دے رہے ہیں احباب کثیر تعداد میں اس کانفرنس میں شرکت فرما کر اسے کامیاب بنائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

خاکسار شریف احمد امینی صدر مجلس استقبالیہ احمدیہ کانفرنس ۲۸/۲۹ پکھنیاں بازار کانپور

سالانہ احمدیہ کانفرنس کشمیر

جملہ جماعتہائے احمدیہ کشمیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ احمدیہ سالانہ کانفرنس مورخہ ۱۸/۱۹ اگست بروز ہفتہ اتوار مسجد احمدیہ سرینگر متصل جی۔ پی۔ او آفس سرینگر منعقد ہو رہی ہے کانفرنس کے بعد کل اجلاسات ہونگے۔ آنیوالے احباب سے التماس ہے کہ وہ پہلے اپنی آمد کی اطلاع دیں۔ موسم کے مطابق اپنا بستر ہمراہ لائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار غلام نبی نیاز خادم سلسلہ مسجد احمدیہ نزد جی۔ پی۔ او آفس۔

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں

پتہ نوٹ فرمائیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA - 1

23 - 1652
23 - 5222 ٹیلیفون نمبرز. Autocentre تار کا پتہ

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں۔

AZAD TRADING CORPORATION
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA - 12

درخواست دُعا

مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی محترمہ تا حال دی سی ہسپتال امرتسر میں زیر علاج ہے بیماری میں ابھی تک کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا۔ بے ہوشی کی حالت بدستور جاری ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ نہایت تضرع اور عاجزی سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں محض اپنے فضل سے شفاء بخشے۔ (ایڈیٹر)

ہم. زائد مرتبہ وزیر اعلیٰ پنجاب سے مل چکا ہے۔ مگر ان کی شکایت پر تسلی بخش کارروائی نہ ہونے کی وجہ سے ان کو دہلی مرکزی حکومت کے پاس چارہ دادرسی کے لئے جانا پڑا۔

ضمیمہ اخبار بدر مورخہ ۱۹ ؍ وفا ؍ مطابق ۱۹ ؍ جولائی ۱۹۷۳ء

اتر پردیش احمدیہ سالانہ کانفرنس کانپور

نظارت دعوت و تبلیغ کے اعلان کے مطابق بتاریخ ۲۸/۲۹ ؍ جولائی کانپور میں اتر پردیش احمدیہ سالانہ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ فرمائیں گے اور افتتاح کانپور یونیورسٹی کے وائس چانسلر شری بھگت درشن صاحب فرمائینگے۔

احباب اس کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مادی ماحول میں خالص روحانی عنوانات پر تقاریر سنیں اور فائدہ اٹھائیں۔

(ایڈیٹر بدر)